رجسٹرڈ ای۔پی نمبر ۶۷

REGD. E.P. No 67

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:— صلاح الدین ملک ایم۔اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:— محمد حفیظ بقاپوری

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

شرح چندہ سالانہ چھ روپے ممالک غیر ۸ روپے فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۵ | ۲۸ ظہور ۱۳۳۵ ہش۔ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۷۶ھ ۲۸ اگست ۱۹۵۶ء | نمبر ۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

۲۱ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے باوجود کمزوری کے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قرآن مجید کی تفسیر کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ سیپاروں تک مکمل فرما چکے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دس روز تک یہ بابرکت کام مکمل ہو جائے گا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور اس کام کی بخیر و خوبی تکمیل کے لئے دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں۔

ربوہ ۲۱ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ حرارت کا سلسلہ ابھی چل رہا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کی طبیعت ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

قادیان ۲۳ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب پاکستان سے بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ

منافقوں کے حامی

حال ہی میں جب بعض منافقین کی ناپسندیدہ غیر اسلامی حرکات پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اصلاحی کارروائی فرمائی۔ اور ایسے فتنہ پردازوں کی نامسعود کوششوں کا بھانڈا پھوٹنے لگا تو "الاناء یترشح بما فیہ" کے مطابق جہاں معاندین احمدیت جھوٹی خوشیوں کے خواب دیکھنے لگے وہاں منکرین خلافت حقہ نے بھی اس صف میں شامل ہو کر لمبے لمبے آرٹیکل لکھنے شروع کر دئے۔

جہاں تک کسی روحانی جماعت میں منافقین کے وجود کا سوال ہے یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں قرآن کریم کے دوسرے رکوع ہی میں جماعت مومنین کے مقابل پر جہاں معاندین کا ذکر کیا گیا ہے وہاں اس کے سوا ایک عالم تیسرے گروہ کی حقیقت سے بھی پردہ اٹھایا گیا ہے۔ نیز قرآن کریم کے دیگر مواقع پر بھی ان کی کارروائیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ حتیٰ کہ مخصوص طور پر "منافقون" کے نام سے ایک علیحدہ سورت نازل کر کے خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ یہ گروہ کس قدر خطرناک ہے اور اس سے جماعت المومنین کو کس قدر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ چونکہ ان لوگوں کی چالیں نہایت ہی باریک اور مخفی ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر روحانی جماعت کے پیشوا اور وقت کے امام کا فرض ہے کہ ایسے گروہ کا علم ہونے پر دیگر افراد جماعت کو متنبہ کرے تا ایسا نہ ہو کہ عوام کی بے خبری میں اس قسم کے بھیڑیئے پاک جماعت کو نقصان پہنچائیں۔

بہرحال سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین کی طرف سے یہ کارروائی عمل میں آنے پر ایک طرف تو معاندین احمدیت بغلیں بجانے لگے۔ اور ہفت روزہ المنبر کی قسم کے لوگوں نے نہ صرف ان تصبکم سیئۃ یفرحوا بہا کا مظاہرہ کیا۔ بلکہ اس سے ایک قدم آگے ہی بڑھتے ہوئے یہ رائے بھی داغ دی:—

"ہماری رائے یہ ہے کہ قادیانی جماعت مستقبل قریب میں ایک عظیم انتشار کا شکار ہونے والی ہے"۔ (۱۰ اگست ۵۶ء)

لیکن ابھی زیادہ دن نہیں گذرے تھے کہ الفضل میں شائع ہونے والے اعلانات و مضامین کے "شہاب ثاقب" کو دیکھ کر ایسے بدحواس ہوئے کہ اس سے اگلی ہی اشاعت میں حسب وعدہ:

"آئندہ اشاعتوں میں ہم اپنے پیش کردہ نکات کو زیر بحث لائیں گے۔ اور مصالح کو سامنے رکھتے ہوئے بعض معتبر معلومات بھی پیش کریں گے"۔ (المنبر ۱۰)

اپنی "معتبر معلومات" کا آغاز کیا تو اپنی سابقہ رائے کا رخ نہایت صفائی سے بدلتے ہوئے لکھا:—

"بایں ہمہ ہماری رائے یہ ہے کہ غالباً اس دفعہ بھی مرزا محمود احمد صاحب اس انتشار پر کچھ وقت کے لئے قابو پانے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔

(المنبر ۱۷ اگست ۵۶ء)

اور باوجود ہر طرح کی سوفسطائی دلیلوں اور لمبے چوڑے مدح در ادنہ بیان کے ان معلومات کو بالاستیعاب مطالعہ کر لینے کے بعد ہر شخص بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ مضمون نگار بجائے خود حضرت امام جماعت کی بلند شخصیت اور آپ کے کارہائے نمایاں سے کس قدر مرعوب ہے۔

اس کے ساتھ ہی دیکھئے ان کے دہلی کے "رفیق" کی قیاس آرائی۔ "خبر و نظر" کے مستقل عنوان کے ذیلی عنوان "شاخ نازک کے آشیانے" کے ماتحت لکھتے ہیں:—

"پاکستان میں قادیانی جماعت کے خلاف جب تک عوام میں تشدد اور سخت گیری کی پالیسی رہی اس وقت تک اس جماعت کے لوگوں کو بیرونی غور و فکر کا موقع نہیں ملا۔ لیکن جیسے ہی کہ یہ دور ختم ہوا اور ان کو کچھ امن و سکون حاصل ہوا تو ان میں کے بعض سوچنے والے اپنی خامیوں اور غلطیوں کے سوچنے پر متوجہ ہوئے۔ چنانچہ حال ہی میں قادیانی اخبارات میں خلیفہ بشیر الدین محمود صاحب کے کچھ اعلانات شائع ہوئے ہیں۔ جن میں انہوں نے جماعت کے بعض لوگوں کی نشاندہی کی ہے اور کہا ہے کہ وہ منافق ہو گئے ہیں۔ ان سے سب لوگ برأت کریں"۔

(سہ روزہ دعوت دہلی [illegible])

گویا ہمدردی مخالفت یہ کہ وہ ان کو کس مقام پر لا کھڑا کرتی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ اسلام میں جماعت مومنین کے مقابل پر کفار کے ساتھ دوسرے درجہ پر مسلمانوں کے بدترین دشمن منافق ہی تھے اور ان کا سرغنہ مدینہ کا رہنے والا عبد اللہ بن ابی ابن سلول تھا جن کے ہم خیال وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو شدید سے شدید نقصان پہنچانے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ مگر خدا کی خاص نصرت و تائید تھی جو جماعت مومنین کو ان کے ناپاک منصوبوں سے محفوظ و مصئون رکھتی تھی جیسا کہ فرمایا:—

کلما اوقدوا نارا للحرب اطفأھا اللہ۔

اب فرمایئے کہ یہ رسوائے عالم گروہ کب پیدا ہوا؟ کیا اسلام کے کسی دور میں جبکہ مسلمانوں کے خلاف عوام میں تشدد اور سخت گیری کی پالیسی رہی"؟

یا بعد از ہجرت مسلمانوں کے مدینہ میں جانے کے بعد جبکہ "مسلمانوں کو کچھ امن و سکون حاصل ہوا"؟ کیا آپ اس وقت کے غور و فکر کرنے والوں اور جماعت مومنین کی خامیوں اور غلطیوں کو سوچنے پر توجہ دینے والوں کو ایسا ہی قرار دیں گے۔ جس قسم کے نظریہ کا اس عبارت میں اظہار کیا گیا ہے۔ ایسے انداز فکر رکھنے والے "بعض" خود جماعتی شیرازہ کو بکھیرنے والے اور اس کے اتحاد و اتفاق کو برباد کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیا غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر جب رستے میں مجاہدین کو قدرے امن و سکون نصیب ہوا اور ایک کنوئیں سے پانی پیتے ہوئے ربانی شہید

قادیان میں جماعت احمدیہ کا پینسٹھواں ۶۵ جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء منعقد ہو رہا ہے۔

احباب خود بھی تشریف لائیں اور دیگر احباب کو بھی ہمراہ لانے کی سعی فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے زار آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج بین الاقوامی عدالت کی شادی

کلکتہ کے مشہور انگریزی اخبار "امرت بازار پتریکا" میں مورخہ ۲۹/۷/۵۶ مسٹر این۔ بی سین صاحب نے جناب چوہدری صاحب کی دوسری شادی کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

"سر محمد ظفر اللہ خاں کی حالیہ شادی پریس میں تنقید کا نشانہ بنی ہوئی ہے کہ تریسٹھ سال کی بڑی عمر میں ایک اکیس سالہ نوجوان لڑکی سے شادی کر کے دنیا کے سیاسی اور سماجی حلقوں کے لئے تعجب اور حیرت کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ ایک ذاتی معاملہ کے طور پر لوگوں کی نظر کے سامنے نہ آتا۔ لیکن چونکہ دولہا مشہور سیاسی شخصیت اور بین الاقوامی عدالت کا جج ہونے کے باعث بین الاقوامی شہرت کا مالک ہے۔ اس لئے پریس اور عوام نے لازمی طور پر اس معاملہ میں دلچسپی لی۔ اور وہ اس کو نظر انداز نہ کر سکتے تھے

ایک بوڑھے آدمی کی نرس

بطور صحافی کے تقسیم ملک سے قبل میرے اس عظیم شخصیت (سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب) سے مراسم رہے ہیں۔ اگرچہ سیاسی اعتبار سے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب خطرناک ہیں لیکن وہ مذہبی اور روحانی رجحان کے مالک ہیں۔ کیا ایسا معمر الاوقات آدمی جس کو بہت بڑا کام اور تفکرات لاحق ہیں (اور جو نتیجۃً میری طرح ذیابیطیس کی بیماری کا شکار ہو چکا ہے) اس بڑی عمر میں شادی کا خیال کر سکتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ بوجہ اکیلا ہونے کے انہوں نے صحت کی بحالی کے واسطے ایک دلپسند ساتھی اختیار کیا ہے۔ لارڈ بیکن نے بجا طور پر کہا ہے کہ بیوی نوجوان کے لئے گھریلو ساتھی اور بوڑھے آدمی کیلئے نرس کا کام دیتی ہے۔ بیگم لیاقت علی خاں نے بھی لندن میں انٹرویو کے دوران میں اپنی خیالات کا اظہار کیا تھا۔ بہرحال اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے میں نے مندرجہ ذیل خط سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو لکھا:۔

نئی دہلی ۱۱ رجون ۱۹۵۶ء

محترم چوہدری صاحب

مجھے آپ کی حالیہ شادی کا ابھی علم ہوا ہے میری طرف سے آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش ہے۔ میں نے آپکی اہلیہ صاحبہ کا فوٹو بھی اخبار میں دیکھا ہے۔ کیسی سنجیدہ، پر خلوص اور سادہ معلوم ہوتی ہیں! میرا خیال ہے کہ وہ پھولوں اور خلوت کو پسند کرتی ہیں۔ اور بات کو توجہ سے سننے کی عادی ہیں۔ جس طرح کہ آپ بہت پسندیدہ اور دلچسپ گفتگو کرنے کے عادی ہیں۔ امید ہے کہ آپ دونوں کا اچھا ساتھ ہوگا۔

جو لوگ محبت اور شادی کرنے پر بوجہ عمر کے اعتراض کرتے ہیں۔ مغل بادشاہوں کے اس مقولہ سے بے خبر ہیں کہ نوجوان لڑکیوں کا ساتھ بڑھاپے میں باعث تقویت ہوتا ہے۔ ورڈ ریڈنگ نے اس دلیل کی مضبوطی کو تسلیم کیا جب انہوں نے بہت بڑی عمر میں اپنی خوبصورت سیکرٹری سے شادی کر کے اپنی زندگی کو خوش آئند بنایا۔ میرا خیال ہے کہ اس قسم کی اور کئی مثالیں آپکو معلوم ہونگی۔ امید ہے کہ آپ آئندہ خط میں اسی امر پر روشنی ڈالینگے

پر خلوص احترام کے ساتھ

آپکا مخلص

این۔ بی۔ سین

مہربانی فرما کر میرا اسلام لیڈی ظفر اللہ کو پہنچا دیں۔ میں اپنی بعض کتابیں ان کے مطالعہ کے لئے آپ کی اطلاع آنے کے بعد بھیجوں گا۔"

ظفر اللہ کی کہانی

مجھے ابھی چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا جواب ملا ہے جس میں انکی نئی شادی پر جو انہوں نے نوجوان اور خوبصورت عرب لڑکی سے کی ہے کافی روشنی ڈالی ہے۔ چوہدری صاحب اپنے خط مورخہ ۲۶ رجون میں ہیگ سے لکھتے ہیں۔

از ہیگ ۲۶ رجون ۱۹۵۶ء

پیارے مسٹر سین

آپ کے ۱۱ رجون کے خط اور نیک خواہشات کا شکریہ۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ پریس نے ہالی ووڈ کے طرز پر میرے متعلق رومانی کیفیت کے اظہار کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ میری شادی میں ایسا کوئی رومانی عنصر نہیں پایا جاتا

چونکہ میری پہلی شادی خود میری سابقہ بیوی کی خواہش پر گذشتہ سال فسخ ہو چکی تھی میرے کئی دوستوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں دوسری شادی کے معاملہ کو زیر غور لاؤں تاکہ مجھے کوئی ہمدرد ساتھی مل سکے۔ خاص طور پر جبکہ میں بیرونی ملک میں رہتا ہوں اور اپنے قریبی دوستوں اور رشتہ داروں کے پاس رہنے کا مجھے موقعہ نہیں ملتا۔ میں نے اس خیال کی قدر کی لیکن مجھے کوئی موزوں ساتھی ملنے کی امید نہ تھی۔ کیونکہ کوئی ایسا انتظام ممکن نہ تھا جو کسی ایسی خاتون کے لئے جاذبیت کا باعث ہو سکتا۔

تجویز کی ابتداء

اچانک میری موجودہ بیوی کے متعلق ان کے بھائی کی طرف سے تجویز پیش ہوئی۔ وہ بھی میرے محبوب دوست ہیں۔ اور میرے دوسرے دوستوں کی طرح میرے پہلے رشتہ کے ٹوٹنے پر تکلیف محسوس کرتے تھے۔ میں کئی سال سے ان کے خاندان کو قریبی طور پر جانتا تھا۔ اور گو مجھے معلوم تھا کہ ان کی دو بہنیں ہیں۔ لیکن چونکہ وہ دوسرے احمدی خاندانوں کی طرح پردہ دار ہیں۔ اس لئے میں نے ان کو کبھی دیکھا نہ تھا۔ مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ بڑی بہن جس کی نسبت ایک قریبی رشتہ دار سے ہو چکی تھی اس رشتہ کو ناپسند کرتی تھیں۔ اور چھ ماہ قبل یہ نسبت ٹوٹ چکی تھی۔

جب اس رشتہ کی تجویز میرے سامنے رکھی گئی۔ تو میں نے اپنے دوست (لڑکی کے بھائی) کو کہا کہ میں اس وقت تک اس رشتہ پر غور نہیں کر سکتا جب تک کہ مجھے معلوم نہ ہو کہ ان کی ہمشیرہ کا رد عمل اس تجویز کے متعلق کیا ہے۔ انہوں نے اس رد عمل کو معلوم کرنے اور مجھے بتانے کا وعدہ کیا۔ نیز یہ بھی بتایا کہ ان کی بہن مجھے اچھی طرح جانتی ہیں۔ اور انہوں نے کئی دفعہ مجھے دیکھا ہے۔ جبکہ میں ان کے گھر میں بطور مہمان کے ٹھہرا رہا ہوں۔ اور وہ آزادانہ طور پر اپنے خیال کا اظہار کر دینگی۔ میں نے ان سے درخواست کی۔ کہ عمر کا فرق اور وہ تمام باتیں جو اس معاملہ میں خلل انداز ہو سکتی ہیں کھول کر ان کے سامنے رکھ دی جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ میری بہن کافی سمجھدار ہیں اور ان باتوں کو از خود سمجھ سکتی ہیں۔ تاہم انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ میری خواہش کے مطابق جملہ امور واضح کر دیں گے (چونکہ والد چند سال پہلے فوت ہو چکے تھے اس لئے بھائی ہی ولی ہیں)

پہلی ملاقات

چند دن بعد انہوں نے مجھے لکھا کہ وہ ہر طرح سے یہ مناسب سمجھتی ہیں کہ میری طرف سے رشتہ کی درخواست کو پسند کیا جائے گا بعد ازاں جب میں دمشق میں تھا ہم تینوں کی ملاقات ہوئی (گویا یہ اس خاتون سے پہلی ملاقات تھی) اور اگرچہ مجھے اس خاتون کے احساس اور فراخ حوصلگی کا پورا احساس تھا۔ پھر بھی میں نے ان تمام امور کو واضح کیا جو میں قبل ازیں ان کے بھائی کے پاس بیان کر چکا تھا۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ وہ ان سب باتوں پر غور کر چکی ہیں۔ میں نے پھر بھی زور دیا کہ وہ کچھ وقت اور اس معاملہ پر سوچ بچار کریں۔ اس دوران میں میں نے ایک اور دوست کو جو اس خاندان سے بہت قریبی تعلق رکھتا تھا درخواست کی۔ کہ وہ اس خاتون کا صحیح رد عمل معلوم کریں۔ اور مجھے بتائیں۔ اس دوست نے مجھے بتایا کہ انکو اس معاملہ کے متعلق پورا پورا اطمینان ہے۔ اور یہ کہ وہ خلوص اور عقیدت کے جذبات رکھتی ہیں۔ اس پر دوبارہ ان سے اور ان کے بھائی سے ملاقات میں یہ معاملہ طے پایا۔

جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں میں اس خاتون کے رحم (؟) وسیع القلبی اور اس قربانی کی جو انہوں نے میری خاطر کی ہے دلی قدر کرتا ہوں۔ یہی چیزیں گہرے تعلق اور سچی محبت کی بنیاد ہیں اور ان عناصر سے کہیں بڑھ کر ہیں جن کو رومانی کیفیات کہا جاتا ہے۔ اور جیسا کہ آپ نے اوپر کی تفصیل سے معلوم کر لیا ہوگا کہ معروف رومانیت اس معاملہ میں بالکل نہیں پائی جاتی۔

شادی کے اخراجات

یہ مجھے معلوم نہیں کہ پریس نے جو خیالی افسانے شائع کئے ہیں وہ کہاں سے لئے ہیں۔ مثلاً عمروں کے صحیح تفاوت کا ذکر بھی پریس کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے کافی تھا۔ لیکن انہوں نے دو سال میری عمر کے بڑھا دیئے (میری عمر کا صحیح اندازہ پبلک ریکارڈ سے مل سکتا ہے) اور تین سال میری بیوی کی عمر سے کم کر دیئے۔ مہر اسلامی شادی کا ایک قانونی حصہ ہے۔ اور اس شادی میں اسلامی روایات کے مطابق جس پر ہمیشہ احمدی عمل کرتے ہیں۔ مناسب طریق پر صرف ۱۲۰۶/-/- روپیہ رکھا گیا ہے۔ اس کے متعلق بھی پریس میں مبالغہ آمیزی کی گئی۔ حالانکہ یہ رقم بھی ریکارڈ سے تعلق رکھتی ہے۔

ہندوستانی اور پاکستانی رواج کے خلاف شادی پر میرا خرچ (علاوہ مہر کے) صرف سونے کی ایک سادہ انگوٹھی قیمتی ۵۵ روپے ہوا ہے۔ لیکن پریس میں جو اراضی۔ مکانات۔ جواہرات اور نقدی وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ محض خیالات کی ایجاد ہے۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ رومان انگیز تخیل خواہ مخواہ میرے سنجیدہ معاملہ پر ضائع کیا گیا ہے۔ اس معاملہ میں یہ نامطابقت بالکل فضول اور بیہودہ ہے۔

میں نے آپکی عزت میں اس بارہ میں مختصر حالات لکھ دیئے ہیں، کیونکہ آپ نے انکی خواہش کی تھی

خطبہ جمعہ

تمہارا فرض ہے کہ تم ہمیشہ استغفار سے کام لیتے رہو

تاکہ

تمہارا استغفار فرشتوں کے استغفار سے مل کر تمہاری بخشش اور مغفرت کا ذریعہ بن جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ اگست ۱۹۵۶ء بمقام جابہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ملائکہ کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ ویستغفرون للذین اٰمنوا (مومن ع ۱) وہ مومنوں کے لئے ہر وقت استغفار میں لگے رہتے ہیں۔ اس میں جہاں ایک طرف مومنوں کے لئے یہ تسلی کا پیغام ہے کہ ملائکہ جو مقربین بارگاہِ الٰہی ہیں۔ وہ ان کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ملائکہ کے لئے چونکہ نیند نہیں۔ اس لئے وہ رات اور دن مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں وہاں ان پر یہ ذمہ داری رکھی گئی ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حضور

توبہ اور انابت الی اللہ

سے کام لیتے رہیں۔ اگر انسان خود استغفار نہیں کرتا۔ تو یہ کتنی عجیب بات ہوگی۔ کہ جن کا کام ہے۔ کہ وہ استغفار کریں وہ تو استغفار نہ کریں اور جن کا کام نہیں وہ استغفار میں لگے رہیں۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ملائکہ وہی کام کرتے ہیں۔ جن کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ ملائکہ گناہ نہیں کر سکتے۔ پس کیا یہ

عجیب بات

نہیں ہوگی۔ کہ ملائکہ جو گناہ نہیں کر سکتے۔ وہ تو اس کی طرف سے استغفار کریں۔ اور جس کی ذمہ داری ہے وہ استغفار نہ کرے۔ اور توبہ اور انابت الی اللہ سے کام نہ لے۔ گویا وہ جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر ہی نہیں سکتے۔ وہ تو دن کو بھی اور رات کو بھی۔ صبح کو بھی اور شام کو بھی پہلی رات کو بھی اور پچھلی رات کو بھی

انسان کے لئے استغفار

میں لگے رہتے ہیں۔ اور جس کا فرض ہے وہ خاموشی سے بیٹھا رہتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ اس کے لئے کتنی شرم کی بات ہے اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ اپنی نادانی سے یہ سمجھتا ہے کہ فرشتوں کو میرے گناہوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ میں ان کے لئے گناہ کرتا رہوں۔ جیسے دنیا میں غریب سے غریب آدمی پر بھی اپنے گھر یلو اخراجات کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن جب مرد کما کر لاتا ہے۔ تو بیوی اس کا کھانا تیار کرتی ہے۔ گویا انہوں نے اپنی

سہولت کے لئے

کام کو تقسیم کیا ہوتا ہے۔ مرد روپیہ کما کر بیوی کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اور بیوی روٹی پکا کر مرد کی ضرورت کو پورا کرتی ہے پس اگر ملائکہ استغفار کریں۔ اور انسان چپ کر کے بیٹھا رہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ اپنے دل میں یہ سمجھتا ہے کہ جس طرح مرد کو بیوی کی مدد کی اور بیوی کو مرد کی

مدد کی ضرورت

ہوتی ہے۔ اسی طرح فرشتوں کو میرے گناہوں کی ضرورت ہے میں ان کی طرف سے گناہ کرتا رہوں۔ اور وہ میری طرف سے استغفار کرتے رہیں۔ اور اس طرح دونوں کا کام چلتا رہے۔ حالانکہ جن کو خدا تعالیٰ نے بنایا ہی ایسا ہے کہ

وہ گناہ نہیں کر سکتے

انہیں انسانوں کے گناہوں کی کیا ضرورت ہے۔ انسان گناہ کرتا ہے۔ تو اپنی ضروریات اور میلانات کو پورا کرنے کے لئے کرتا ہے اور ملائکہ کے خلاف کام کرتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور یہ خاموش بیٹھا خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ کہ ملائکہ میرا کام کر رہے ہیں۔ گویا اس کی مثال بالکل ویسی ہی ہوتی ہے جیسے

ہمارے ملک میں مشہور ہے

کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ہاں دانے لے کر گئی۔ اور اس سے کہا۔ بہن اپنی چکی دے تاکہ میں دانے پیس لوں۔ اس عورت کو دوسروں کی خدمت کرنے کا بڑا شوق تھا۔ وہ کہنے لگی تم پر بوجھ پڑے گا۔ تم مجھے دانے دے دو۔ میں خود پیس دیتی ہوں۔ وہ اس وقت بیٹھی روٹی پکا رہی تھی۔ کچھ روٹیاں پکا چکی تھی۔ اور کچھ باقی رہتی تھیں۔ وہ اٹھی اور اس نے دانے پیسنے شروع کر دیئے۔ مگر وہ دوسری ... میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آتی اور چنگیر کا کپڑا اٹھا کر روٹی کھا نے پیسنے شروع کر دیتی۔ وہ عورت کچھ دیر تک تو یہ نظارہ دیکھتی رہی۔ آخر کہنے لگی بہن

یہ کوئی انصاف ہے

کہ تو میرا کام کرے اور میں تیرا کوئی کام نہ کروں تو میرے دانے پیس۔ میں تیری روٹی کھاتی ہوں۔ اور یہ کہہ کر وہ اس کے پھلکوں والی ٹوکری کے پاس بیٹھ گئی۔ اور روٹی کھانے لگ گئی۔ یہی طریق ایسا انسان اختیار کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے پہلو میں

فرشتوں کی طرف سے گناہ

کرتا رہوں اور وہ میری طرف سے استغفار کرتے رہیں۔ حالانکہ فرشتوں کے استغفار کا فائدہ تو اسے پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس پر عذاب نہیں آتا۔ مگر اس کے گناہوں کا انہیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ وہ اگر استغفار کرتے ہیں۔ تو محض

انسان کے فائدہ کے لئے

پس عقلمند انسان کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر فرشتے بھی میرے لئے استغفار میں لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ ہر قسم کے

گناہوں سے پاک

ہیں۔ تو میں اپنے گناہوں کے لئے کیوں نہ استغفار کروں۔ اگر دوسرا میری حالت پر روتا ہے۔ تو میں اپنے حال پر کیوں نہ روؤں۔ اگر کسی کے گھر میں موت ہو جائے اور ہمسائے بھی رونے لگیں۔ لیکن وہ خود سیر کرنے کے لئے باہر نکل جائے۔ تو سب لوگ اسے

احمق اور بیوقوف

قرار دیں گے۔ سوائے اس کے کہ اس نے اپنے آنسوؤں کو زبردستی روک رکھا ہو۔ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے۔ کہ جب مکہ والے

بدر کے میدان میں

مارے گئے۔ تو مکہ کے رؤسا نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس وقت ہم روئیں گے۔ اور ہمارے رونے اور پیٹنے کی خبریں مدینہ پہنچیں گی۔ تو مسلمانوں کو خوشی ہوگی۔ اس لئے اگر اپنے مُردوں پر کوئی شخص رویا یا چیخا چلایا۔ تو اسے سو اونٹ جرمانہ کیا جائے گا۔ اس اعلان پر سارے مکہ والے ڈر گئے اور وہ اپنے گھروں میں خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ ایک بڑھا آدمی جس کے دو نوجوان بیٹے بدر کی جنگ میں مارے گئے تھے اس نے جب دیکھا کہ مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا تو وہ گھر کے دروازے بند کر کے ایک کوٹھڑی کے اندر بیٹھ گیا۔ اور وہیں اس نے رونا شروع کر دیا۔ وہ ڈرتا تھا کہ اگر میں باہر نکل کر رویا۔ تو سو اونٹ مجھ پر جرمانہ ہو جائے گا۔ ایک دن وہ اسی طرح گھر کا دروازہ بند کر کے اندر بیٹھا رو رہا تھا کہ گھر کے قریب سے ایک شخص گزرا جو روتا جا رہا تھا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ تو کیوں رو رہا ہے۔ اس نے کہا میں فلاں جگہ سے آ رہا تھا کہ راستہ میں میری اونٹنی مر گئی۔ اور اب میں اس کی یاد میں رو رہا ہوں۔ جب اس بڈھے

شادی کی اجازت

بقیہ صفحہ ۲

اور میں ایک پرانے اور مخلص دوست کی معقول خواہش کو رد نہ کر سکتا تھا۔
پر خلوص احترام کے ساتھ
آپ کا مخلص ظفر اللہ خاں

پس نوشتہ:۔ میری اہلیہ آپ کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اور مجھ سے یہ خواہش کرتی ہیں کہ آپ کو لکھوں کہ چونکہ ابھی تک ان کی انگریزی زبان کی واقفیت بہت ابتدائی ہے۔ اس لئے کچھ وقت تک آپ کتابوں کا بھجوانا ملتوی رکھیں۔

نے یہ بات سنی تو اس نے فوراً اپنے گھر کا دروازہ کھول دیا اور باہر نکل کر اس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ سینہ کوبی شروع کر دی اور بلند آواز سے چیخیں مار کر کہنے لگا۔ ارے لوگو یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ اسے اپنی اونٹنی پر رونے کا حق ہے۔ اور مجھے جس کے

دو نوجوان بیٹے

جنگ میں مارے گئے ہیں۔ اسے رونے کا حق نہیں ہے۔ اس آواز کا بلند ہونا تھا کہ مکہ کے تمام لوگ جو قانون کے ڈر سے اب تک خاموش بیٹھے تھے۔ کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بچے سب کے سب اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ اور کسی نے اپنے باپ کو کسی نے اپنے بھائی کو اور کسی نے اپنے چچا اور دوسرے رشتہ دار کو پیٹنا شروع کر دیا۔ اور انہیں یہ خیال تک نہ رہا کہ اس پر سو اونٹ کا جرمانہ ہو جائے گا۔ جب سارے رونے لگ گئے۔ تو مکہ کے رؤسا نے کہا کہ اب ہم کس کس پہ جرمانہ کریں۔ چلو سب کا جرمانہ معاف کیا جاتا ہے۔ غرض اپنی مصیبت پر رونا ایک طبعی چیز ہے۔ جیسے اس بڈھے نے کہا کہ اس شخص کو اپنی اونٹنی پر رونے کی اجازت ہے۔ اور مجھے اپنے دو نوجوان بیٹوں پر رونے کی اجازت نہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ بے تحاشا پیٹنے لگ گیا۔ مگر یہ بے وقوف کہتا ہے کہ فرشتے بے شک میرے گناہوں پر روئیں اور استغفار کریں۔ میں اپنے گناہوں پر کیوں استغفار کروں اگر وہ یہ کہتا کہ جب فرشتے بھی میرے لئے استغفار کرتے ہیں۔ تو میں کیوں نہ استغفار کروں۔ تو یہ اسکے لئے زیادہ اچھا ہوتا۔ مگر یہ کہتا ہے۔ کہ جب فرشتے میرے گناہوں پر استغفار کر رہے ہیں۔ تو میں کیوں کروں۔ حالانکہ جب دوسرے کو اس کی حالت پر رحم آ رہا ہے تو اسے

اپنی حالت پر

کیوں رحم نہیں آتا۔ فرشتے اس پر رحم کھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ مومن بندہ ہے۔ اس سے غلطی ہو گئی ہے۔ آؤ ہم اس کی طرف سے استغفار کریں۔ مگر یہ اکڑ کر بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ فرشتے استغفار کرتے ہیں تو کریں۔ میں کیوں کروں۔ گویا یہ اتنا احمق اور بے وقوف ہے کہ بجائے اس کے کہ فرشتوں سے سبق سیکھے اور بجائے اس کے کہ وہ استغفار کر کے اپنے آپ کو فرشتوں کے ساتھ ملانے کی کوشش کرے اکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ حالانکہ اسے سمجھنا چاہیئے کہ جب وہ بے گناہ ہو کر استغفار کر رہے ہیں۔ تو میں جو گنہگار ہوں اپنے گناہوں کے لئے کیوں نہ استغفار کروں۔

درحقیقت اس آیت میں مومنوں کو ان کے اس

فرض کی طرف توجہ

دلائی گئی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ استغفار سے کام لیتے رہیں۔ گو اس میں یہ بشارت بھی پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی کمی رہ جائے گی۔ تو فرشتوں کا استغفار اس کمی کو پورا کر دے گا۔ مگر ساتھ ہی اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ تم بھی استغفار سے کام لو۔ جب غیر تمہارے لئے کام کر رہے ہیں۔ تو تمہیں بھی استغفار سے کام لینا چاہیئے۔ تاکہ تمہارا استغفار فرشتوں کے استغفار کے ساتھ مل کر تمہاری بخشش اور مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔ غرض

یہ آیت

جہاں مومنوں کے لئے ایک بشارت کی حامل ہے۔ وہاں اس میں یہ تنبیہہ بھی پائی جاتی ہے۔ کہ بے وقوفو! فرشتے جن کا تمہارے کھانے پینے یا دوسری لذات سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو تمہارے لئے استغفار کر رہے ہیں۔ اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ حالانکہ تم اپنی خواہشات کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہوتے ہو۔ مثلاً کسی کی اچھی گھوڑی دیکھی اور چرا لی۔ کسی کی اچھی گائے دیکھی اور چرا لی۔ پس اس کا اگر کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ تو تمہیں پہونچ سکتا ہے فرشتوں کو نہیں پہونچتا۔ مگر جب وہ بھی استغفار کر رہے ہیں۔ تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے بھی زیادہ استغفار سے کام لو۔ تا تمہارا اور فرشتوں کا استغفار مل کر تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی بخشش اور اس کی مغفرت کو کھینچ لائے۔ اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے۔

(الفضل ۲۳ اگست ۱۹۵۶ء)

درخواستہائے دعا

میری اہلیہ آمنہ خاتون ۵ عرصہ دو ماہ سے بخار کی وجہ سے بستر علالت پر پڑی ہوئی ہیں۔ بعد کمزوری کے خود اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتیں۔ کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار سید بدر الدین احمد عفی عنہ انچارج احمدیہ دار التبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ ۱۵

۲۔ خاکسار کا بھائی عزیزم سید محمد سرور احسانی بی۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب عزیز موصوف کی اعلیٰ نمبروں کے ساتھ مو کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ سید فضل عمر کنگی خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

احباب جماعت کے نام

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پچھلے دنوں الفضل میں حاجی نصیر الحق صاحب کی گواہیوں کے سلسلہ میں یہ شائع ہوا تھا کہ گویا ان کی گواہیاں چوہدری اسد اللہ خان صاحب کو ترل گئی تھیں۔ لیکن انہوں نے میاں بشیر احمد صاحب کے پاس بھجوا دی تھیں جنہوں نے ان کو یہ جواب دیا۔ کہ میں نے عبد الوہاب کو سمجھانے کے لئے میاں عبد المنان کو بھجوایا ہے۔ ان بیانات سے یہ اثر پڑتا تھا کہ گویا میاں بشیر احمد صاحب انکار کرتے ہیں کہ مجھے چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی تحریر نہیں ملی۔ میاں بشیر احمد صاحب کا خط نکال کر دیکھا گیا ہے۔ اس میں یہ درج نہیں کہ چوہدری اسد اللہ خان نے وہ گواہیاں مجھے نہیں بھجوائیں۔ بلکہ یہ درج ہے کہ میں نے چوہدری اسد اللہ خان کو ہرگز یہ نہیں کہا کہ میں نے مولوی عبد المنان کو میاں عبد الوہاب کے سمجھانے کے لئے بھیجا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایسا کبھی کس طرح کہہ سکتا تھا۔ جبکہ میں مولوی عبد المنان کی اندرونی حالت جانتا تھا۔ چنانچہ ان کا اصل فقرہ درج ذیل ہے" اور حالات معلومہ کے ہوتے ہوئے میں یہ الفاظ کبھی نہیں کہہ سکتا تھا۔ جو کچھ مجھے یاد ہے میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ مولوی عبد الوہاب کو بیہودہ بکواس کی عادت ہے مگر میں تو صرف ربوہ کا امیر ہوں اور شائد میں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت یہ معاملہ صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یا پھر اس کا تعلق آپ سے ہے جو لاہور کے امیر ہیں"۔

مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے ویسٹ پاکستان فرماتے ہیں۔ کہ انہیں بھی یہ مسودہ میاں بشیر احمد صاحب نے پڑھنے کو دیا تھا۔ پس جہاں تک مسودہ پہونچنے کا سوال ہے۔ یہ بات گواہیوں سے ثابت ہے۔ ہاں یہ بات مابہ النزاع رہ جاتی ہے کہ میاں بشیر احمد صاحب نے چوہدری اسد اللہ خان صاحب سے کیا کہا تھا۔ جو کچھ بھی کہا ہو خدا تعالیٰ کا پردہ دری پر آ گیا تھا۔ اور میری بیماری کے بڑھنے کے ڈر سے جو بات مجھ سے چھپائی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے جیسا کہ اس کی عادت ہے ساری جماعت کے سامنے اسے کھول کر رکھ دیا۔

خاکسار مرزا محمود احمد

(الفضل ۲۲ ۸ ۵۶)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے بیان میں قطعاً کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے

حضور کا مقصد قیام امن کی خاطر حقیقت حال کو بیان کرنا تھا

ذیل میں ہم ملک عبد السمیع صاحب نون پلیڈر سرگودھا کا وہ خط شائع کرتے ہیں جو انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا ہے۔ اور جس کے متعلق رپورٹ موصول ہونے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سابقہ مضمون میں حقیقت حال کے طور پر بعض باتیں بیان فرمائی تھیں۔

نقل خط ملک عبد السمیع صاحب نون پلیڈر سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۷-۸-۵۶

پیارے آقا آپ پر سلامتی ہو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حمید ڈاڈھا اپنی بہن سعیدہ بیگم کے سکنی پلاٹ زمین متروکہ قادیان کے کلیم کے کیس میں شہادت دینے کے لئے مورخہ ۲۴-۵-۵۶ یہاں میرے پاس آیا۔ سعیدہ بیگم کا کیس میرے پاس تھا۔ شہادت دینے سے قبل اس نے کہا کہ میں نے ایک ضروری مشورہ آپ سے کرنا ہے وہ یہ کہ میرا ایک دوست غلام رسول چک ۳۵ کا رہنے والا ہے۔ اس کا بھائی اسے فرین میں

سے چندہ نہیں دیتا۔ ہم لینا چاہتے ہیں۔ میں نے کوائف معلوم کرنے کے بعد کہا کہ اس میں غلام رسول کی کامیابی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پھر حمید نے کہا کہ اگر قانون شریعت کے تحت کوئی گنجائش ہو۔ تو میں آپ کے پاس غلام رسول سے دعوے کرا دوں (میں ان دنوں ضلع سرگودھا کے لئے قاضی تھا) سابقہ ہی کہا کہ مرکزی قضاء میں ہم نے کوشش کی ہے۔ وہاں کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔

میں نے کہا جب مرکزی قضاء پہلے فیصلہ کر چکی ہے تو میں دعوے لے ہی نہیں سکتا اور نہ اس طرح پہلے مشورہ دے کر دعوے کرانا جائز اور پسندیدہ ہے۔

جب اس جہت سے اسے مایوسی ہو گئی۔ تو اس نے کہا۔ زمین تو ہم نے چھوڑنی نہیں خواہ اس کے بھائی کو قتل بھی کرنا پڑے۔ بہرحال اس قسم کی باتیں وہ کرتا رہا۔

دستخط عبدالسمیع نون پلیڈر سرگودہا)

اس رپورٹ کے مضمون کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو مری میں ایک دوست نے دی تھی۔ اسی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لکھا تھا۔ کہ غلام رسول نمبر ۳۵ اپنے گاؤں میں جا کے دکھا دے۔ کیونکہ جب اس کے دوستوں نے اس کے بھائی کو قتل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ تو یہ بات عیاں تھی۔ کہ اس کا بھائی اور اس کے ساتھی اس کے جانے پر خود ہی پولیس کو اطلاع دیں گے۔ اور اس کی مدد سے گاؤں سے نکلوا دیں گے۔ کیونکہ اس کے دوستوں نے ایک معتبر آدمی کے پاس جو سرگودھا کا کامیاب وکیل ہے ظاہر کیا تھا۔ کہ ہم کو خواہ غلام رسول کے بھائی کو قتل کرنا پڑے۔ پھر بھی ہم اس سے زمین چھین کر غلام رسول کو دلوا دیں گے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بیان کی وجہ ظاہر ہے۔ وہ اکسانے والا بیان نہیں تھا۔ بلکہ حقیقت حال کو بیان کرنے والا تھا۔ چنانچہ ہم نے اوپر ملک نون صاحب کی شہادت شائع کر دی ہے۔ جس سے دوست دشمن سمجھ جائیں گے۔ کہ شہادت کی بناء پر جو کچھ لکھا گیا تھا اس کی غرض اشتعال انگیزی نہیں تھی۔ بلکہ حقیقت حال کا بیان کرنا اور امن کا قائم کرنا مقصود تھا۔ (الفضل ۲۲/۸/۵۶)

فتنہ منافقین کے متعلق ایک اور شہادت

عزیزہ بیگم صاحبہ بنت محبوب علی صاحب مرحوم کا حلفیہ بیان

ذیل میں عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سیرالیون جو محبوب علی صاحب مرحوم آف مالیر کوٹلہ کی دختر ہیں کا حلفیہ بیان شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے پانچ چھ سال قبل کا ایک واقعہ درج کیا ہے۔ جس سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ منافقین کا موجودہ فتنہ کوئی معمولی فتنہ نہیں ہے۔ بلکہ سابقہ منافقین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ لوگ ایک عرصہ سے جماعت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور جماعت کو خلافت حقہ کی برکات سے محروم کرنے کے لئے اندر ہی اندر سازشیں کر رہے تھے۔ بلاشبہ ان سازش کے بروقت انکشاف سے اللہ تعالےٰ نے جماعت کو ایک بار پھر ایک خطرناک فتنہ سے محفوظ کر کے اپنی تائید و نصرت کا ایک زندہ ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اور اپنی ایک اور فعلی شہادت سے ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور خود ہی اس کا حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ منافق طبع لوگوں کی بڑی سے بڑی سازش بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت حقہ کو نہ پہلے کبھی کوئی نقصان پہنچا سکی ہے۔ اور نہ آئندہ پہنچا سکے گی۔ اور ایسے لوگ ہمیشہ ہی خائب و خاسر رہیں گے۔

حلفیہ بیان عزیزہ بیگم صاحبہ

سنہ ۵۰ یا سنہ ۱۹۵۱ء کا واقعہ ہے کہ میرا خالہ زاد بھائی منیر شاہ ولد فضل شاہ دوست کوں سابق ۔ ذاتی پنڈ احمد آباد مضافات قادیان کا ہے اور اس وقت گوکلا لالہ پورکی لال ۲۸۵ تحصیل میرپور خاص ضلع تھرپارکر سندھ میں رہائش رکھتا ہے)۔ انہی دنوں میں یعنی سنہ ۱۹۵۰ء میں جبکہ مرزا شریف احمد صاحب کی دکان جیولری فرنیچر والی میں ملازم تھا۔ وہ

میں میرے پاس ملنے کو آیا۔ اتفاقاً ایک دن باتوں باتوں میں یہ ذکر کیا کہ ایک گروہ نوجوانوں کا ایسا ہے جو کہتا ہے کہ موجودہ خلیفہ کے بعد اگر خلافت پر مرزا ناصر احمد صاحب کو جماعت نے بٹھایا۔ تو ہماری پارٹی میں سے کوئی بھی اسے نہیں مانے گا۔ ہم تو میاں عبدالمنان صاحب عمر کو خلیفہ مانیں گے۔ میں نے اسے بڑا مسنیایا۔ اور جھڑک کر کہا کہ وہ خبیث کون کون ہیں۔ اس پر غصے میں آ کر کہنے لگا۔ کہ دیکھنا اس وقت تم لوگوں کا ایمان بھی قائم نہیں رہے گا۔ یہ کہہ کر اسی وقت وہ میرے گھر سے باہر چلا گیا۔ میں اس کی وجہ سے دل میں کڑھتی رہی۔ مگر سمجھ نہیں آتی تھی۔ کہ اس کا ذکر حضور سے کیونکر کروں۔ اب حضور کا ارشاد پڑھ کر میں نے یہ بیان مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری کو لکھوا دیا۔

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ کہتی ہوں کہ یہ بیان صحیح ہے۔ الفاظ میں کمی بیشی ہو تو الگ امر ہے۔ مگر مفہوم یہی تھا۔

الامۃ عزیزہ بیگم دختر محبوب علی صاحب مرحوم مالیر کوٹلوی ۸/۵۶/۴

مذکورہ بالا بیان محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ نے لکھوایا۔ اور خاکسار نے قلمبند کیا۔

(عبداللطیف بہاولپوری عفی عنہ بمقام داتہ ضلع ہزارہ)

(الفضل ۲۲/۸/۵۶)

درخواست دعا

۱۔ میرے چچا مکرم نذیر احمد صاحب علاقہ آف تیماپور (دکن) پر ایک غیر احمدی نے تارا سورج بیڑی پر مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے شر سے محفوظ فرما کر میرے چچا جان کو اس مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

احمد حسین حیدر آبادی طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان

امتحان کتاب منصب خلافت

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ وہ دلپذیر تقریر ہے۔ جو حضور نے ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو جماعت احمدیہ کے نمائندگان کے مجمع میں فرمائی۔ اور جس میں منکرین خلافت کے اعتراضات کا رد کرتے ہوئے حضور نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت کو قرآن کریم کی آیات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور تاریخ اسلام کی روشنی میں با دلائل ثابت کیا ہے۔ ۵۶ صفحات کا یہ مختصر رسالہ ہے جس کا ۱۱ نومبر کو امتحان ہوگا۔ اس زمانہ میں جب منکرین خلافت نے پھر موعودہ خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کی ہیں اس رسالہ کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ سیکرٹریان تعلیم و تربیت اور مبلغین حضرات اپنی جماعت کے زیادہ سے زیادہ احباب کو اس امتحان میں شامل ہونے کی تحریک فرما دیں اور ان کی فہرست جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں یہ رسالہ موازی ۱۲ آنہ میں منیجر صاحب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب فرما دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

چندوں کے متعلق ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے ماتحت خاص مقامی چندوں کے لئے نظارت بیت المال کی اجازت کی ضرورت ہے۔ خاص مقامی چندوں سے مراد وہ چندہ مراد ہے جس کی وصولی نظارت بیت المال یا تحریک جدید کے انتظام کے ماتحت نہ ہو۔ خواہ ایسا چندہ جماعتوں کی مقامی ضروریات کے لئے ہو یا مرکزی اداروں کی ایسی ضروریات کے لئے۔ جن کے لئے براہ راست نظارت بیت المال یا تحریک جدید کی طرف سے تحریک نہیں کی گئی۔ پس اگر کوئی شخص ہنگامی چندہ جمع کرنے کے لئے کسی جماعت میں جائے تو اس سے نظارت بیت المال کی طرف سے اجازت نامہ دکھانے کا مطالبہ کیا جانا چاہیئے۔ اگر ایسا اجازت نامہ یا اس کی مصدقہ نقل چندہ جمع کرنے والے کے پاس نہ ہو۔ تو مناسب ہوگا کہ چندہ ادا کرنے سے پہلے اس بارہ میں نظارت بیت المال سے استصواب کر لیا جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

تقوےٰ اور دعائیں رُوحانیّت کی جان ہیں

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

(۲)

(۲۷ر جولائی کے بدر میں عنوان بالا سے ایک قیمتی مضمون درج کیا گیا تھا۔ لیکن سہو کتابت سے اس کا آخری کالم رہ گیا۔ جس کا ادارہ کو از حد افسوس ہے اس لئے ذیل میں اس مضمون کا آخری حصہ دوسری قسط کے طور پر شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

"سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ دعا اس الحاح اور درد اور انہماک کے ساتھ کی جائے۔ اور خدا کے دامن کے ساتھ اس طرح لپٹا جائے۔ اور اس کے بابِ رحمت پر اپنے آپ کو اس طرح پھینکا جائے۔ کہ وہ ارحم الراحمین آقا اپنے بندے کی تضرعات کے جواب میں کچھ نہ کچھ انکشاف بصورت رؤیا یا کشف یا الہام کرنے کے لئے حرکت میں آجائے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر بندہ خدا کی طرف قدم قدم چل کر آتا ہے۔ تو وہ اس کی طرف دوڑ کر پہنچتا ہے۔ پس اگر دعا میں سوز و گداز کی صحیح کیفیت پیدا ہو جائے۔ تو خدا ضرور کسی نہ کسی رنگ میں اپنا منشاء ظاہر فرما دیتا ہے۔ خصوصاً جبکہ دعا میں ایک گونہ استخارہ کی کیفیت پیدا کر لی جائے۔ میرا تجربہ ہے کہ حقیقی دعا جواب سے خالی نہیں رہتی۔ گو جواب کی صورت مختلف ہو سکتی ہے مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے اس کے لئے دل کا تقوےٰ اور سوز و گداز کی کیفیت اور صبر و استقامت کا مقام ضروری شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الذین اٰمنوا و کانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ

"یعنی جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ اور پھر اس کے ساتھ تقویٰ بھی اختیار کرتے ہیں۔ ان پر خدا کے فرشتے خدائی بشارتیں لے کر نازل ہوتے ہیں۔ جو اس دنیا اور آخرت دونوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ ایک ایسا وعدہ ہے جو ہمیشہ رہے گا اور کبھی نہیں بدلے گا۔"

پس خدا کی طرف سے رؤیا اور کشوف اور الہامات کے نزول کے لئے سچا ایمان اور دل کا تقوےٰ جو دینداری کی روح ہے۔ لازمی شرط ہے۔ اور اس شرط کو پورا کرنے والا مومن جو خدا کے دروازہ پر دعاؤں کے ذریعہ گرا رہتا ہے۔ کبھی بھی بشارات ربانیہ سے محروم نہیں رہتا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ رستہ نازک ہے۔ اور اس میں بعض اوقات ٹھوکر کا سامان بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے جو کسی رہو کر شیطان وسوسہ کے میں نہ ڈال دے اور کسی سچی خواب آنے یا سچا الہام ہونے پر ہرگز تکبر سے کام نہ لو۔ بلکہ انکساری کے ساتھ خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں اپنی ایک نعمت سے نوازا۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر تکبر کرنیوالے بلعم باعور نے کس طرح ٹھوکر کھائی کہ ملہم بنتے بنتے قعرِ مذلت میں جا گرا۔ پس مقام شکر بھی ہے۔ اور مقام خوف بھی۔

خلاصہ کلام یہ کہ اسلامی روحانیت کا خلاصہ تقوےٰ اور دعا ہے۔ یہ دونوں چیزیں روحانیت کی جان ہیں۔ ہماری جماعت کو عموماً اور ہمارے نوجوانوں کو خصوصاً ان دو باتوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ وہ اپنے دل میں تقوےٰ پیدا کریں جو نیکی کی روح اور اعمال صالحہ کی جڑ ہے۔ اور وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ جو خدا کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور اپنی دعاؤں میں ایسا سوز و گداز پیدا کریں اور خدا کے دامن سے اس طرح لپٹیں کہ ان کی رحمت انہیں گھیر لے اور وہ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ کے سچے مصداق بن جائیں۔ اور پھر وہ اپنی اولاد کی بھی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ ان کے بعد وہ بھی ان نعمتوں کے حامل بنیں تا یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے۔ اور جماعت کی روحانیت نہ صرف قائم رہے بلکہ اس کا ہر بعد کا قدم ہر پہلے قدم سے آگے اٹھے۔ اور برابر اٹھتا چلا جائے۔ جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا ہے اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے ہیں۔ پس نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ آگے آکر ان کی جگہ لیں اور تقوےٰ اور دعاؤں کی عادت میں اتنی ترقی کریں کہ صحابہ کی طرح خدا کے تازہ بتازہ نشانوں کے مورد بن جائیں۔ ان کے کانوں میں خدا کی آواز گونجے اور ان کے ہونٹوں پر خدا کا کلام نازل ہو اور ان کے قلوب خدا کی رحمت اور اس کی محبت اور اس کی برکات کا گہوارہ بن جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

میں نے یہ مضمون بیماری کی حالت میں تکلیف کے ساتھ اپنے قلم سے لکھا ہے۔ خدا کرے کہ اسے وہ تاثیر اور وہ مقبولیت حاصل ہو جو خدا کی طرف سے آتی ہے۔ اور جماعت کے نوجوانوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہو جائے اور میرے لئے بھی ثواب اور مغفرت کا موجب ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۲/۷/۵۶

اِنّی مَعَکَ وَمَعَ اَھلِکَ لکمُ البُشریٰ فِی الحیٰوۃِ الدّنیا

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ الہام جو میں نے اپنے مضمون کے عنوان میں درج کیا ہے۔ حضور کو متعدد بار ہوا۔ چنانچہ تذکرہ کے صفحہ ۶۷۷ پر یہ الہام درج ہے۔ انی معک و مع اھلک لکم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا۔ پھر تذکرہ کے صفحہ ۶۸۲ پر حسب ذیل الہام درج ہے انی معک و مع اھلک انک منی و اھلک انی انا الرحمٰن فانتظر قل یاخذک اللہ

"میں تیرے ساتھ ہوں اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ۔ تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل۔ میں رحمٰن ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔"

ان الہامات سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اللہ پاک نے آپ سے اور آپ کے اہل سے معیت کا وعدہ فرمایا اور اس معیت کے نتیجہ میں (لکم البشریٰ) سب کو بشارتوں سے نوازا ہے۔ اور دوسرے الہام میں یہ بھی فرمایا کہ اپنے دشمن سے کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔

الہام کے اس ٹکڑے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اہل کے خلاف بھی بعض لوگ اٹھیں گے۔ اس وقت کے لئے خدا نے فرمایا کہ میں تیرے اہل کے ساتھ ہوں گا اور دشمن سے مواخذہ کروں گا۔

یہ ایک صاف اور سیدھی بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انہی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے مقرب۔ نیک اور اس کے پیارے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وعدہ معیت دیا۔ کیونکہ وہ خدا کا نیک اور پاک بندہ تھا۔ غار ثور میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ معنا۔ خدا ہمارے ساتھ ہے اور واقعات نے ثابت کر دکھایا کہ واقعی خدا ان کے ساتھ تھا کیونکہ وہ خدا کے محبوب اور پیارے تھے۔

پس جس رنگ میں پہلے خدا تعالیٰ اپنے محبوب اور پیاروں کے ساتھ رہا۔ اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل کے متعلق فرماتا ہے۔ انی معک و مع اھلک۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ اہل سے مراد حضور کے اہل بیت ہیں جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی روشنی میں حل کریں۔ حضور کے الہامات پر نظر ڈالنے سے ہمیں ایک اور الہام نظر آتا ہے۔ جو حضور کو ۱۹ر جنوری ۱۹۰۸ء کو ہوا۔ وہ الہام حسب ذیل ہے انی معک و مع اھلک ھٰذہٖ۔ تذکرہ صفحہ ۷۹۱ اس الہام میں ھٰذہٖ کے لفظ سے یہ عقدہ حل ہوتا ہے کہ اہل سے مراد وہ اہل ہیں۔ جو ۱۹ر جنوری ۱۹۰۸ء کو موجود تھے۔ اس الہام کی موجودگی میں اہل سے مراد حضرت مسیح موعودؑ کی کل جماعت نہیں لی جا سکتی۔ کیونکہ اس صورت میں الہام الٰہی غلط ہوتا ہے۔ کیونکہ الہام میں تمام اہل کے ساتھ خدا کی معیت کا وعدہ ہے۔ مگر جماعت کے دو فریق ہو گئے۔ جماعت تقسیم ہو گئی اور خدا تعالیٰ مکمل جماعت کے ساتھ نہ رہا۔ اور نہ ہی اہل سے مراد صدر انجمن احمدیہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ انجمن میں بھی اختلاف ہوا۔ اس کے ممبر بھی تقسیم ہو گئے۔ کچھ ممبر ایک طرف ہو گئے اور کچھ ممبر دوسری طرف لیکن خدا تعالیٰ کا وعدہ سالم اہل کے ساتھ ہونے کا ہے اور ہمارے نزدیک وہ اہل جن کی معیت کا اللہ پاک نے مندرجہ بالا الہامات میں وعدہ فرمایا ہے وہ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ نزول الہام کے وقت اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ میں سے کون کون تھے۔ چنانچہ جنوری ۱۹۰۸ء میں حضور کے حسب ذیل اہل بیت موجود تھے۔

(۱) حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا

(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۳) قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

(۴) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب

(۵) سیدہ محترمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

(۶) سیدہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

یہ اہل بیت جو الہام کے وقت موجود تھے ان میں کوئی اختلاف نہیں ہوا بلکہ وہ سب کے سب ایک

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص و محبت و عقیدت کے عہد کی تجدید

منافقین کے موجودہ فتنہ سے احبابِ جماعت کا شدید نفرت و بیزاری کا اظہار

(۴)

جماعت احمدیہ جے پور

بعد نماز جمعہ خلافت حقہ کی برکات اور ضرورت کو واضح کرتے ہوئے جماعت احمدیہ جے پور سے حسب ذیل حلف لیا گیا۔ جو جماعت کے ہر فرد نے بخوشی اعادہ کیا۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کیا گیا۔

" حضور کے خدام جماعت احمدیہ جے پور اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی زندگیاں خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں گے۔ ہم ہر منافق پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتے ہیں۔ اور ہم حضور کے ہاتھ پر وہی معاہدہ کرتے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے مدینہ میں کیا تھا۔ حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد پر قائم رکھے۔ اور ہم اسلام کی ترقی کے وعدے حضور کے ہاتھوں پورا ہوتے دیکھیں۔

(مرسلہ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب)

بنارس

جماعت احمدیہ بنارس متفقہ طور پر منافقین اور منکرین خلافت کے موجودہ فتنے سے شدید نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے خلافتِ حقہ سے اخلاص و محبت و عقیدت کے عہد کی تجدید کرتی ہے

پریذیڈنٹ عبد السمیع

جماعت احمدیہ جمشید پور

انجمن احمدیہ جمشید پور کا یہ غیر معمولی اجلاس منعقدہ $\frac{8}{56}$ ۱۵ منافقین سلسلہ کے خلاف نہایت ہی نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے اور ان بدبختوں سے جو کسی نہ کسی رنگ میں خلافت حقہ کے خلاف ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں سخت بیزاری و برأت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اپنے پیارے آقا مطاع حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کامل وابستگی و وفاداری کا عہد کرتا ہے۔ دعا ہے کہ مولا کریم ہمارے موعود خلیفہ کو تا دیر سلامت رکھے۔ اور حضور کی ذات والا صفات کے ساتھ جو جو پیشگوئیاں وابستہ ہیں۔ ہم اُن کو پوری ہوتی ہوئی بچشم خود دیکھ لیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(نیچے تیرہ افراد جماعت کے دستخط موجود ہیں)

(نوٹ) :- قبل اس کے پراونشل امیر صاحب نے ایک قرارداد شائع ہوئی تھی۔ اب یہ قرارداد سب کے دستخطوں کے ساتھ موصول ہونے پر شائع کی جا رہی ہے۔

جماعت احمدیہ اودھے پور کٹیا

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج مورخہ $\frac{8}{56}$ ۱۰ بروز جمعہ مبارک افراد جماعت احمدیہ اودھے پور کٹیا سچے دل سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی برحق خلیفہ اور مصلح موعود ہیں۔ ہم اللہ رکھا اور اسی قماش کے دیگر شر انگیز لوگوں سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور سچے دل سے عہد کرتے ہیں۔ کہ اپنی آخری سانسوں تک خلافت کی خدمت کریں گے۔ اور اپنے پیارے خلیفہ سیدنا حضرت بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود کے دامن سے تا زندگی وابستہ رہیں گے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

حضور کے سچے خادم

نیچے گیارہ افراد جماعت کے دستخط موجود ہیں

جماعت احمدیہ دیودرگ ضلع رائچور

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی والمصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم سب حاضرین اجلاس خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ کے عہد سعادت میں ہی یہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ اور اس یقین سے پُر ہے کہ حضور ہی کے ذریعہ اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کو وہ طاقت بخشے گا۔ جو کہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نشان ہوگا۔

اس لئے ہم پھر سب قسم کھا کر یہ عہد کرتے ہیں۔ کہ حضور کی خلافت کی بقاء و برتری کے لئے اپنے سب کچھ اموال اور جانیں اور عزتیں ہر وقت قربان کرنے کو تیار ہیں اور ہر قسم کے حالات میں وفاداری دکھائیں گے اسلئے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضور کی رہنمائی میں مرتے دم تک قائم رکھے۔ اور خدمت اسلام اور احمدیت کی توفیق بخشے اور ہم سب کا انجام بخیر فرمائے آمین۔

حضور کے کفش برداران

اس کے بعد ۲۹ افراد جماعت کے دستخط موجود ہیں۔

جماعت بھاگلپور

بحضور سیدنا و مولانا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا! ہم جماعت احمدیہ بھاگلپور (جملہ افراد) حضور کے پیغام مورخہ $\frac{7}{56}$ ۲۴ کو سنکر منافقین کے پراپیگنڈے کو نہایت برا مانتے ہوئے سخت بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس سے ہمیشہ ہمیش محفوظ رکھے۔ آمین۔

بعد ازاں حاضرین جماعت نے مسجد میں کھڑے ہو کر خدام الاحمدیہ کے مدینہ والے معاہدہ کی تجدید (مطابق الہام) باآواز بلند کی۔ نیز ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم کو حضور عہد کے مطابق پائینگے۔ والسلام

حضور کی دعاؤں کے محتاج

محمد یونس صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور

لجنہ اماء اللہ بھاگلپور

ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ بھاگلپور اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی شر انگیزیوں اور منافقت پر اس سے اپنی انتہائی بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتی ہیں۔ اور حضور سے اپنی انتہائی عقیدت کا اظہار کرتی ہیں۔

ہم یقین رکھتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو اپنے مشن میں کامیاب کرے گا انشاء اللہ تعالےٰ اور منافقین ہمیشہ کی طرح ناکامیاب و نامراد رہیں گے انشاء اللہ تعالےٰ ہم خلافت سے وابستگی اپنا انتہائی خوش قسمتی تصور کرتی ہیں۔ نیز ہم سب حضور کو اس امر کا یقین دلاتی ہیں کہ ہم منافقوں کو مٹانے اور خلافت کے قیام کے لئے کسی قسم کی قربانیوں سے ہرگز گریز نہیں کرینگے۔ انشاء اللہ ہم حضور کے ہر حکم کی تعمیل کرنی اپنا فرض اولین تصور کرتی ہیں اور کریں گی۔ انشاء اللہ۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور حضور اپنی آنکھوں سے جماعت کی ترقی دیکھیں۔ آمین۔

حضور بھی ہم سب کے لئے دعا فرمائیں کہ ہمارا انجام بخیر ہو۔ ہمارا ایمان ہر طرح محفوظ رہے۔ آمین۔ والسلام

طالب دعا ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ بھاگلپور

سکندر آباد دکن

بحضور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

سیدی مندرجہ ذیل ریزولیوشن جماعت احمدیہ سکندر آباد نے آج بتاریخ ۷؍ اگست بعد نماز جمعہ متفقہ طور پر پاس کیا ہے۔ جو حضور اقدس کی خدمت مبارک میں پیش ہے اور اسکی نقول اخبار بدر اور الفضل کو بھی بھجوائی جائے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ سکندر آباد اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی فتنہ انگیزیوں سے سخت بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں اور موعود خلافت کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنے لئے باعث نجات سمجھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے حضور کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور حضور کو کامل صحت و توانائی بخشے۔ اور اسلام کی کامیابی و کامرانی کا موعود دن ہم کو حضور کی زندگی اور حضور کی غلامی میں دکھائے۔ آمین۔

حضور کے ادنےٰ غلام و محتاج دعا

(نیچے سترہ افراد جماعت کے دستخط موجود ہیں)

موسیٰ بنی مائینز

آج جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز ۸؍ اگست کے بدر سے یہ معلوم کر کے کہ اللہ رکھا اور اُس کے چند رفقاء نے خلافت حقہ کے خلاف فتنہ پردازی کی ہے سخت بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ

جماعت احمدیہ جموں

جماعت احمدیہ جموں کا اجلاس بتاریخ ۱۸؍۸؍۵۶ء منعقد ہوا۔ اخبار بدر مجریہ ۱۴؍اگست ۱۹۵۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دو خطبات اور یہ خبر پڑھ کر ازحد رنج ہوا۔ کہ منافقین نے نظام خلافت حقہ کے خلاف شرانگیز پروپیگنڈا جاری کر رکھا ہے۔ جس کا مقصد جماعت میں پھوٹ ڈال کر اسکو کمزور کرنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد رہیں گے۔

جماعت ہذا منافقین کے خلاف اظہار نفرت و بیزاری کرتی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو یقین دلاتی ہے کہ حضور خلیفہ برحق ہیں جن کے ساتھ مطابق پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی ترقی اور غلبہ وابستہ ہے

خاکسار محمد یوسف سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جموں۔

جماعت احمدیہ رانچی

جماعت احمدیہ رانچی نے ایک اجلاس میں منافقین سے جو قلیل تعداد میں ہیں اور جماعت احمدیہ میں چھپے ہوئے تھے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنی گہری عقیدت اور ایمان کا اعادہ کرتی ہے۔ اور ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کے استحکام و اشاعت کے لئے خلافت کا وجود لابدی اور ضروری ہے

جماعتہائے احمدیہ کشمیر

اخبار بدر مورخہ ۷؍اگست ۱۹۵۶ء میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ پڑھ کر بے حد افسوس ہوا۔ خدا تعالیٰ نے حضور کو اور حضور کے ساتھ والہانہ محبت رکھنے والے دوستوں کو ان منافقوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ہم ان منافقین کے رویہ کے متعلق اظہار نفرت کرتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اپنی وفاداری اور جان نثاری کا پورا پورا یقین دلاتے ہیں۔

عبد الغنی
امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر

جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور

جماعت احمدیہ برہ پورہ ضلع بھاگلپور صوبہ بہار کا ایک جلسہ آج بتاریخ ۱۷؍۸؍۵۶ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ برہ پورہ میں منعقد ہوا۔ و تمام پیغام و ارشادات جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لکھے تھے۔ تمام دوستوں کو پڑھ کر پڑھ کر سنائے گئے

جماعت ہذا فتنہ مذکورہ بالا کے بانیوں تمام افراد کو جو اس فتنے کے ساتھ ہیں۔ اور جو فتنے اور ان کے کارکنوں سے کسی طرح کا بھی سروکار و شمولیت رکھتے ہیں۔ حضور و سلسلہ کا دشمن سمجھتے ہوئے ان کو نظر تحقیر سے دیکھتے ہیں اور اس کے متعلق فتنہ پردازوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز اقرار کرتے ہیں کہ جو حکم بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صادر ہوگا امنا وصدقنا عمل میں لائیں گے۔

(ممبران جماعت احمدیہ برہ پورہ)

جماعت احمدیہ کالیکٹ

جماعت احمدیہ کالیکٹ (مالابار) کا ایک ہنگامی اجلاس ۱۷؍اگست ۱۹۵۶ء کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم و محترم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل مبلغ سلسلہ جماعت ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

(۱) سلسلہ احمدیہ میں نفاق و شقاق پیدا کرنے، خلافت احمدیہ کو بازیچہ اطفال بنانے اور ہمارے موجودہ امام اور مطاع کی عقیدت و اطاعت سے سادہ لوح احمدیوں کو برگشتہ کرنے اور اس طرح الٰہی نظام کو جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تباہ و برباد کرنے کے لئے اللہ رکھا اور میاں عبد الوہاب صاحب وغیرہ نے جو پر شرارت اور دروغ آمیز فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ اس شیطانی کوشش کو اس جماعت کے جملہ افراد صدق دل سے نفرت و بیزاری سے دیکھتے ہیں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ برحق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی جانشین یقین کرتے ہیں۔ اور حضور کی ذات گرامی سے اپنی عقیدت و وفاداری اور اطاعت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور سچے دل سے اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس وقت دنیا کے کونوں تک اسلام کی تبلیغ و اشاعت جو ہو رہی ہے وہ صرف حضور کی ان تھک کوششوں اور دن رات کی توجہات سے ہی ہو رہی ہے۔

(نیچے ۴۳ افراد جماعت کے دستخط ثبت ہیں)

علی پور کھیڑہ

الحمد للہ کہ اللہ رکھا۔ یا اس جیسے کسی منافق اور شریر اور بدظن یا پیغامیوں جیسے فتنہ کا کوئی اثر کسی قسم کا بفضل اللہ یہاں نہیں ہے اور نہ انشاء اللہ ہوگا۔ اس فتنہ کے انکشاف سے ماشاء اللہ جماعت کے احباب پر خلافت نے وابستگی کو اور زیادہ پختہ بنا دیا ہے۔

(محمد ظہیر الدین عباسی)

جماعت احمدیہ بھرت پور

اللہ رکھا جیسے منافقین اور پیغامیوں کے فتنہ کا اثر اپنی جماعت کے کسی فرد پر ذرہ بھر بھی نہیں۔ اس فتنہ کے انکشاف کے بعد بفضل خدا ہماری جماعت کے احباب خلافت سے وابستگی میں زیادہ پختہ ہو گئے ہیں۔ اور فتنہ والوں سے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خلافت سے وابستگی اور حضور سے والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔"

یعقوب حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھرت پور۔

جماعت احمدیہ سوراب (شموگا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں تمام احباب جماعت پورے اخلاص کے ساتھ خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اللہ رکھا جیسے منافقین اور اس کے ہمنواؤں کے فتنہ سے ہم سخت بیزار ہیں۔ بلکہ اس نئے فتنہ سے ہمارے ایمان بفضل خدا پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں

(محمد عثمان صدر جماعت احمدیہ سوراب)

جماعت احمدیہ چمبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ نہ تو خبیث اللہ رکھا کی کوئی شرارت ہے اور نہ ہی پیغامیوں کا کوئی پروپیگنڈا ہے جماعت ہر طرح سے پرسکون ہے۔ اور جماعت کا ہر فرد ایسے منافقین پر لعنت بھیجتا ہے۔ اور دل و جان سے حضور کی خلافت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے"

(غلام رسول صدر جماعت احمدیہ چمبہ)

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن

کل مورخہ ۱۲؍اگست بوقت پانچ بجکر تیس منٹ پر خواجہ ریسٹورنٹ گول بازار ربوہ میں زیر صدارت مولانا ابوالعطاء صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن Representatives حاضر ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مولوی بشارت احمد صاحب نمائندہ سن رائز گولڈ کوسٹ نے فرمائی۔ بعد ازاں گزشتہ کارگزاری کی رپورٹ مکرم جناب خورشید احمد صاحب نمائندہ رسالہ مصباح نے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد ایسوسی ایشن کے آئندہ کام کے بارہ میں پروگرام کے متعلق مشورہ کیا گیا حالات حاضرہ خصوصاً منافقوں کی فتنہ پردازیوں کے متعلق تبصرہ کے بعد متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔ حاضرین کے لئے مختصر عصرانہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا یہ غیر معمولی اجلاس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامیاب روحانی قیادت کی عظیم الشان برکات پر یقین کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو پوری صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرما کر مزید شاندار خدمات اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ اجلاس ان لوگوں کو جو نظام خلافت کو مٹانے کے درپے ہیں نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ان لوگوں کی یہ فتنہ پردازی سراسر ناکام رہے گی۔ کیونکہ جماعت احمدیہ قریباً پچاس برس سے خلافت کی غیر معمولی برکات کا مشاہدہ کر رہی ہے اور اسے یقین ہے کہ خلافت کے بغیر اسلامی نظام کا قیام اور غلبہ اسلام کی سکیم کا کامیاب ہونا محض ایک خیال ہے۔

ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت اور آپ کے مصلح موعود ہونے پر اپنے اعتقاد کا ایک مرتبہ اور اظہار کرتے ہیں اور منافقین کی شرانگیزی سے برأت کا اعلان کرتے ہیں

اس ریزولیوشن کے پاس ہونے کے بعد دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔ (سیکرٹری)

ولادت • چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی ضلع کرناٹک علاقہ بمبئی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ... کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نو مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

جنم اشٹمی کی یاد میں

از مکرم سید شہامت علی صاحب پربھاکر قادیان

(۲)

انبیار کی آمد کسی زمانہ کے لئے نہ کبھی مختص ہوئی اور نہ ہوگی۔ جب بھی روحانی کھیتی خشک ہوتی رہی۔ خدا تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کی شکل میں روحانی بارش سے اُسے پھر سے سیراب کیا۔ اور اسی طرح آئندہ بھی کرتا رہے گا۔ شری کرشن جی مہاراج اس بات کو اپنے پرم بھگت ارجن کو اپدیش دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

यदा यदा हि धर्मस्य
ग्लानिर्भवति भारत ।
अभ्युत्थानमधर्मस्य
तदात्मानम् सृजाम्यहम् ॥
परित्राणाय साधुनाम्
विनाशाय च दुष्कृताम् ।
धर्म संस्थापनार्थाय
सम्भवामि युगे युगे ॥ ४/७-८

ارتھ۔ اے ارجن! جب جب دھرم کی نیستی اور ادھرم کا دور دورہ ہوتا ہے تب تب میں اوتار دھارن کرتا ہوں نیکوں کی حفاظت اور دشٹوں کی سرکوبی نیز دھرم کی استھاپنا کیلئے میں یگ یگ میں جنم دھارن کیا کرتا ہوں۔

گوسوامی تلسی داس جی بھی رام چرت مانس میں انہیں نشانات کی بابت لکھتے ہیں:۔

जब जब होहि धर्म की हानी।
बाढ़हि असुर अधम अभिमानी ॥
तब तब प्रभु धारि विविध सरीरा।
हरहि कृपा निधि सज्जन पीरा ॥

اسمیں بھی اسی اصول کو بیان کیا گیا ہے کہ بھگوان اپنے بھگتوں کے دکھوں کو ناش کرنے کے لئے سمہ سمہ پر اوتار دھارن کیا کرتے ہیں۔

کیا اس زمانہ میں دھرم کی نیستی بھی ہوئی ہے! ادھرم کا دور دورہ ہوا ہے یا نہیں؟ اس بارہ میں میں اس جنم اشٹمی کے موقعہ پر کرشن بھگت بھائیوں کیلئے مہابھارت میں لکھے ہوئے شری وید ویاس جی کے اُن بیانات کو درج ذیل کرتا ہوں جن میں شری کرشن جی کی آمد ثانی اور دنیا میں ہونے والی بد کرداریوں کا ذکر ہے۔

लोभ क्रोध परा मूढ़ा
कामासक्ता श्च मानवः ।
वैर बद्धा भविष्यन्ति
परस्पर वधेप्सिवः ॥
ब्राह्मणा क्षत्रिया वैश्या
संकीर्यता परस्परम् ।
शूद्र तुल्या भविष्यन्ति
तपः सत्य विवर्जितः ॥
मलेच्छा भूतम् जगत सर्वे
निष्क्रियम् यज्ञ वर्जितम् ।
भविष्यन्ति निरानंद
मनुष्यत्सव मथोवथा ॥

ارتھ۔ منوشیہ کام کرودھ لوبھ اور موہ کے قبضہ میں ہو کر دشمنی پیدا کرینگے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو مارنے کی کوشش کریں گے۔ کلجگ کے وقت برہمن کھتری اور ویشیہ کے اخلاق شودروں جیسے ہو جائیں گے۔ وہ ریاضت اور صداقت کو چھوڑ دیں گے۔ اکثر لوگوں کے اخلاق گندے ہو جائیں گے۔ وہ کرم کانڈ کے کام اور دان نہیں کریں گے۔ کہیں پر آنند اور اتسو کا نام نہیں ہوگا۔

پھر کلکی پران میں لکھا ہے:۔

सन्यासिनो गृहासक्ता
गृहास्या स्त्व विवेकिनः ।
गुरू निन्दा परा
धर्म ध्वजिनाः साधुवञ्चकः ॥
धनाढ्य स्त्वम्य साधुत्वे
दूरे नीरे च तीरथता ।
सूत्र मात्रेण विप्रत्वम्
दण्ड मात्रेण मस्करी ॥
परान्न लोलुपा
विप्रा श्चण्डाल गृहयाजकाः ।
स्त्रियो वैधव्हीना स्च
स्वच्छन्दाचरणा प्रियाः ॥
अल्प शस्या वसुमती
नदी तीरेऽवरोपित ।
स्त्रियो वेश्यालापसुखाः
स्वपुंसा त्यक्तमानसाः ॥

ارتھ۔ کلجگ میں سنیاسی گھر بنا کر رہنے کے عادی نیز گرہستھ۔ اوچار کی بجن پرشوں کی بدگوئی کرنے والے دھرم کی ریاکاری کرنے والے نیز سادھوؤں کے لباس میں لوگوں کو ٹھگنے والے ہوں گے۔ دولت مند لوگ سادھو مانیں جائینگے۔ دور کا پانی ہی تیرتھ سمجھا جائیگا۔ کلاں میں جنیؤ ہونے سے ہی برہمن سمجھا جائے گا اور ہاتھ میں ڈنڈا ہونے سے ہی سنیاسی سمجھا جائیگا۔ برہمن دوسروں کے

بھوجن دکھانے پینے کے لالچی ہونگے نیز چانڈالوں کے گھر یگیہ کرینگے۔ بیوہ عورتیں شرم حیا سے دور ہو کر آزاد ہو کر پھریں گی۔ زمین پر غلہ کم پیدا ہوگا۔ نیز وہ بھی دریاؤں کے ساحلوں پر ہی ہوگا۔ بڑے خاندانوں کی عورتیں طوائفوں عورتوں کی طرح گفتگو کرنے میں خوش ہوں گی۔ نیز اپنے خاوندوں میں دل نہیں لگائیں گی۔ وغیرہ ذالک

بھارت واسیو! آج جنم اشٹمی کے موقعہ پر ذرا ان نمایاں نشانات پر تو غور کیجئے۔ کیا اب بھی کوئی شبہ ہے بھگوان کرشن کے جنم دھارن کی۔ تبھی تو کرشن بھگتوں کی پکار بھی شروع ہو گئی ہے۔ دیکھیئے نا ایک بھگت کس طرح آپ کو پکار رہا ہے۔

" بھگوان اپنے انا تھ (لاوارث) بچوں کی پکار سنکر آیئے جنم اشٹمی آگئی اور تم نہ آئے "
(سدرشن چکر کا کرشن نمبر ۲۹ اگست ۱۹۳۸ء ۲۵)

پھر ایک بھگت یوں پکارتا ہے:۔
" نشکلنک اوتار آ آ اے امام دو جہاں منتظر ہم ہیں کہ اب ہوتا ہے کب تیرا ظہور تو مسلمانوں کا مہدی تو نصاریٰ کا مسیح تو شہ سکان بہشتی تو شہنشاہ طیور
(ویر بھارت)

پھر ایک بھگت یوں پکار رہا ہے۔
" اب بھگوان کرشن کے جنم کی مہابھارت کے زمانہ سے بھی زیادہ ضرورت ہے دنیا سے دھرم اُٹھتی جاتی ہے۔ گذشتہ ایک ہزار برس سے جو ہندوستان میں آفتیں نازل ہوئیں اُنکی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ لیکن بیسویں صدی میں سوشل زوال اور پولیٹکل گراوٹ انتہائی حالت کو پہنچ گیا ہے اگر بھگوت گیتا میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آجکل ہے۔ اس لئے بھگوان کرشن آؤ! جنم لو۔ دنیا سے پاپا کی دور کرو۔ دھرم پھیلاؤ۔ مستحق کو اس کے استحقاق دو۔ غصّابوں سے دنیا کو پاک کرو۔ اور یہ وعدہ پورا کرو سه
یوں بنیاد دیں سست گردد بسے
نمائم خود را بشکل کسے
(اخبار تیج دہلی ۱۸ اگست ۱۹۳۰ء)

پیارے کرشن بھگتو! مبارک ہو کہ آپ سب کی آواز کو ایشور نے سنا۔ آپ سب کی دعائیں قبول ہوئیں۔ پرم پتا پرماتما نے اپنی اپار کرپا سے اُس یوگی راج شری کرشن کو دوسری بار سنسار میں بھیجا تا کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق دوبارہ ادھرم کا ناش کر کے دھرم کو پھیلائے۔ اور دشٹوں کو ختم کر کے سادھو پرشوں کی رکھشا کرے۔ وہ پوتر آتما قادیان کی پوتر نگری میں پیدا ہو چکی ہے جس کا نام شری مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کرشن ثانی ہے۔ ویر بھارت کے شبدوں میں دنشکلنک اوتار بھی ہیں۔ آپ مسلمانوں کے لئے مہدی اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہیں۔ غرضیکہ تمام جہان کے آپ ہی امام ہو کر تشریف لائے ہیں

پرم پتا پرماتما کی مدد سے شری کرشن قادیانی نے بھی وہ کارنامے سرانجام دیئے جو دواپر یگ کے کرشن سے سرزد ہوئے تھے اُن سب کو تحریر میں لانا مضمون کو طول دینا ہوگا۔ لہٰذا اُن سب کا ذکر نہ کر کے صرف ایک کا ذکر کر دینا ضروری ہوگا جس کا اس زمانہ سے خاص الخاص تعلق ہے۔

کرشن اول کی طرح کرشن ثانی کی مبشر اولاد

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ بھگوان شری کرشن جی مہاراج نے پرماتما سے اپنے نش کے لئے دعائیں کیں تھیں۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک مبشر اولاد کا وعدہ کیا اور وہ مبشر اولاد کی پیشگوئی پردیومن کے پیدا ہونے سے ظہور پذیر ہوئی۔ اور اُن کا نش اُن کے ذریعہ انتہائی ترقی کر گیا۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں بھی کرشن ثانی کو بھی اُسی طرح ایک مبشر فرزند عطا فرمایا۔ آپ بھی کرشن اول کی طرح ہمالیہ کی ترائی (ہوشیارپور جو کہ ہمالیہ ترائی میں ہی ہے) میں تشریف لے گئے اور چلّہ کیا جس کے نتیجہ میں آپ کو وہ لڑکا عطا ہوا۔ اُس فرزند کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ نے وہی وعدہ کیا جو کرشن اول سے بیٹے پردیومن کے متعلق کئے تھے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں بھی پردیومن ثانی پیدا کر کے کرشن بھگوان کیلئے راستہ صاف کر دیا ہے تاکہ اُنہیں اس کرشن ثانی کے پہچاننے میں کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے۔ اس پردیومن ثانی کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ "حسن احسان میں تیرا نظیر ہوگا" پردیومن کے متعلق بھی یہی کہا گیا تھا۔ خوبصورتی کے متعلق جس طرح پردیومن کو ہندی میں پیرو بنایا جاتا ہے اُسی طرح اردو میں یوسف کو بنایا جاتا ہے۔ یاد رہے پردیومن ثانی کو بھی کرشن ثانی نے یوسف فرمایا ہے سه

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُسی کا انتظار

اس لئے اس جنم اشٹمی کے موقعہ پر میں ان سب

ہم کرشن بھگتوں کو پھر مبارکباد دیتا ہوا انذار ترغیب کرتا ہوں کہ وہ کرشن ثانی شری مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ پر سنجیدگی سے غور کریں۔ کیونکہ پرماتما نے آپ لوگوں کی دعا کے مطابق آپ میں ہی اُس پوتر آتما کو بھیجا ہے [illegible]

پانچواں "کل ہند رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم تحریری مقابلہ"

مرکزی مجلس تعمیر ملت کی طرف سے ذیل کا اعلان بغرض اشاعت موصول ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ ایک عرصہ دراز سے ہر سال اکناف عالم میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کے انعقاد کا اہتمام کرتی ہے اور ہر ایسی تحریک کو بنظر استحسان دیکھتی ہے جس میں سید ولد آدم حضرت سرور کائنات رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت کے بیان کرنے کے سلسلہ میں جاری کی گئی ہو۔ ہمیں خوشی ہے کہ مجلس تعمیر ملت بھی اس سلسلہ میں یہ نیک قدم اُٹھا رہی ہے۔ جو دوست اس موقعہ سے فائدہ اُٹھا سکیں وہ ضرور اس میں شامل ہوں کہ یہ سب مسلمانوں کی مشترکہ متاع ہے۔ (ادارہ)

(۱) مرکزی مجلس تعمیر ملت کے زیر اہتمام حسب سابق اس سال بھی کل ہند رحمۃ اللعالمینؐ تحریری مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔

- ان مقابلوں میں کالج اور ہائی اسکول کے طلباء و طالبات حصہ لے سکتے ہیں۔
- مضامین لکھنے کے لئے کوئی ساڑھے تین ماہ کا وقت دیا جا رہا ہے۔ تاکہ تحقیقاتی اور معیاری مضامین لکھے جائیں۔ اسی مناسبت سے انعامات بھی گرانقدر رکھے گئے ہیں۔
- وصول شدہ مضامین میں سے منتخب مضامین کی اشاعت کا حق تعمیر ملت کے نام محفوظ رہیگا
- مضمون فل اسکیپ سائز کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ کالج گروپ کا مضمون کم از کم (۲۰) صفحات پر اور ہائی اسکول گروپ کا مضمون کم از کم دس (۱۰) صفحات پر مشتمل ہو۔
- اردو یا انگریزی میں مضامین لکھے جا سکتے ہیں۔
- مضمون نگار اپنا نام، معیار قابلیت اور مکمل پتہ واضح لکھیں۔

(۲) عنوانات:

• کالج گروپ	• ہائی اسکول گروپ
۱۔ آج کے معاشی مسائل کا اسلامی حل	۱۔ رسول اکرمؐ کی اخلاقی زندگی
۲۔ مذہب اور انسانیت	۲۔ حضرت عمرؓ کا انصاف
۳۔ ملت کی تعمیرِ نو کس طرح ممکن ہے؟	۳۔ میرا مقصدِ حیات

نوٹ۔ کسی ایک عنوان پر مضمون لکھا جائے۔ غیر مسلم طلباء و طالبات بھی اس مقابلہ میں شرکت کر سکتے ہیں

(۳) انعامات:

- کالج گروپ:۔ انعام اول (۱۰۰) روپیہ سکہ ہند انعام دوم (۶۰) روپیہ سکہ ہند
- ہائی اسکول گروپ:۔ انعام اول (۵۰) روپیہ سکہ ہند انعام دوم (۲۵) روپیہ سکہ ہند
- اس کے علاوہ چار ترغیبی انعامات بہ شکل کتب دیئے جائیں گے۔
- یہ انعامات یوم رحمۃ اللعالمین کے موقعہ پر جو حیدرآباد میں بتاریخ ۱۷ر اکتوبر م ۱۲ر ربیع الاول ۱۳۷۶ھ منعقد ہوگا تقسیم کئے جائیں گے۔
- جو انعام یافتگان شریک جلسہ نہ ہو سکیں انہیں بعد جلسہ انعامات روانہ کر دیئے جائیں گے۔

(۴) تواریخیں:

- دست بدست مضامین کی وصولی کی آخری تاریخ ۱۵ر ستمبر سنہ ۵۶ء بروز شنبہ (۸ بجے شب)
- اور ذریعہ پوسٹ وصولی کی آخری تاریخ ۱۸ر ستمبر سنہ ۵۶ء بروز سہ شنبہ (آخری ڈاک تک)
- تاریخ مذکور کے بعد وصول ہونے والے مضامین شریک مقابلہ نہیں کئے جائیں گے۔
- نتائج کا اعلان ذریعہ اخبار اکتوبر سنہ ۵۶ء کے دوسرے ہفتہ میں کیا جائے گا۔ اور انعام پانے والوں کو ذریعہ مراسلہ اطلاع دی جائے گی۔

(۵) فیس شرکت:

- کالج گروپ کے لئے فیس شرکت ایک روپیہ سکہ ہند اور ہائی اسکول گروپ کے لئے ۸ر آنہ سکہ ہند
- ذریعہ ڈاک آنے والے مضامین کی فیس ذریعہ منی آرڈر یا بہ شکل ڈاک ٹکٹ مضامین کے ساتھ ارسال کی جا سکتی ہے۔

(۶) • مرکزی مجلس عاملہ تعمیر ملت کے ارکان ان مقابلوں میں حصہ نہ لے سکیں گے

(۷) • مضمون کے ہمراہ کالج، ہائی اسکول یا معیار تعلیمی کا صداقت نامہ منسلک کیا جائے۔

کریم رضا (عثمانیہ) معتمد تحریری مقابلہ

پتہ:۔ معتمد کل ہند رحمۃ للعالمین تحریری مقابلہ
مرکزی دفتر تعمیر ملت ترپ بازار حیدرآباد دکن

یوم تحریک جدید پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) (از اخبار ارکتوبر سنہ ۵۳ء)

"تحریک جدید کی طرف سے جماعت کو ہوشیار کرنے کے لئے اور وعدہ کرنے والوں کو یاد دہانی کے لئے یوم تحریک منایا جا رہا ہے۔ مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں اس دن کے لئے پیغام جماعت کے نام دوں۔ میں اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے چند سطور لکھوا رہا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پیغام خود آپ کے دل میں پیدا ہونا چاہیئے۔ اگر آپ کا دل اس موقعہ پر کوئی پیغام نہیں دے رہا۔ تو میرا پیغام کچھ لوگوں کے لئے تو ضرور مفید ہو جائے گا۔ لیکن ان لوگوں کی اکثریت کے لئے مفید نہیں ہوگا۔ جن کا دل اس موقع پر انہیں کوئی پیغام نہیں دے رہا۔

تحریک جدید کی غرض نوجوانوں میں احمدیت کی روح پیدا کرنا ہے۔ اور تبلیغ اسلام و احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی تھی کہ مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے سوائے اس کے کوئی معنے نہیں کہ احمدیت اسی کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک پہونچے۔

پس در حقیقت یہ پیشگوئی تحریک جدید کے قیام کی پیشگوئی تھی۔ اور تحریک جدید کا قیام اس پیشگوئی کے ذریعہ سے ۱۹۳۴ء سے نہیں بلکہ ۱۸۸۶ء سے بنتا ہے۔ یعنی ۴۸ سال پہلے سے خدا تعالےٰ اس کی بنیاد قائم کر چکا تھا۔ اور اگر گہرا غور کریں تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ در حقیقت ۱۳۴۸ سال پہلے تحریک جدید کا قیام ہو چکا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ اس نے اسلام کو اس لئے بھیجا کہ لیظهره على الدين كله کہ تا اسلام کو دنیا کے سب مذاہب پر غلبہ ہو جائے۔ اور مفسرین لکھتے ہیں کہ جس زمانہ کے متعلق یہ خبر ہے وہ آخری زمانہ یعنی مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے

پس تحریک جدید در حقیقت اس پیشگوئی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہے۔ اور ہر احمدی جو اس تحریک کا حصہ لیتا ہے۔ وہ لیظهره على الدين كله کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور بڑا خوش نصیب ہے۔ کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا۔ لیکن وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلائی۔

پس اے عزیزو!! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا نہ ہونا چاہیئے جو وعدہ کرکے اس میں کمزوری دکھلائے۔ بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ خواہ اسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہو۔" (مرزا محمود احمد)

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے گذارش ہے کہ ہر جماعت اپنی اپنی جگہ پر مورخہ ۲۳ $\frac{9}{56}$ بروز اتوار یوم تحریک جدید منائیں۔ اور اس روز باقاعدہ پروگرام کے ماتحت تحریک جدید کا موعودہ چندہ اور بقایا گذشتہ سو فیصدی وصول کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔ حضرت اقدس کے مندرجہ بالا پیغام کے بعد مزید کسی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ ہر جماعت کے پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان مال بار بار اس پیغام کو جماعت کے افراد تک پہنچائیں تا ۲۳ر ستمبر سے قبل ہی ہر وعدہ کنندہ اپنے وعدہ کی رقم ادا کر دے اور بقایا دار اپنے بقایا کی فکر کرے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۳۰ر ستمبر تک سو فی صدی ادائیگی کرنے والوں کے نام حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعائے خاص کے لئے اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں پیش کئے جائیں گے۔

اس سے قبل ۳۱ر مارچ اور ۳۱ر جولائی تک سو فی صدی وعدہ ادا کرنیوالوں کے نام حضرت کے حضور پیش کئے جا چکے ہیں

جماعتیں ۲۳ر ستمبر کو منائے جانے والے یوم تحریک جدید کی رپورٹیں اور اپنی کوشش کے نتیجہ سے بھی اطلاع دیں تا اچھا کام کرنے والی جماعتوں کے نام خاص طور پر حضرت اقدس کے حضور پیش کئے جا سکیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار ذلیل المال تحریک جدید قادیان

خدمتِ دین کو تم اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

فرمایا "ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم قربانی کر رہے ہیں، بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کا احسان ہے کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے"۔

"اگر تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے"

"اگر تم دین کے لئے فقیر ہونا برداشت نہیں کر سکتے"

"اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کر سکتے"

"اگر تم دین کی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے زیادہ اعزاز والا کام نہیں سمجھتے تو تمہارے اندر ایک جَو کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جا سکتا"۔

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی۔ جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء و غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی۔ جب تک ہمارے اندر کامل احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی۔ جب تک کپڑوں کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی۔ جب تک قربانی ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک دین کے لئے قربانی کس طرح کر سکتے ہیں؟"

انتباہ

"تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی صفات کے مظہر بناؤ۔ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر بیٹھے ہو کہ خدا کو دھوکہ دے لوگے۔ یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریک جدید کا آغاز کیا ہے۔ اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اس قسم کے کمزور لوگوں کو جو احمدیت میں رہ کر جماعت کو بدنام کرتے ہیں۔ زیادہ مہلت نہیں دی جا سکتی"

اے تحریک جدید کے مجاہدین جو اب تک کسی وجہ سے اپنا وعدہ ادا نہیں کر سکے اپنے محبوب امام کے بتائے ہوئے طریق پر عمل پیرا ہو کر فوراً اسکی ادائیگی فرماویں سال کا آخر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بجائے خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہونے کے وعدہ خلافی کر کے مورد الزام ٹھہرو۔ اور خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب

وکیل المال تحریک جدید قادیان

دورہ پروگرام مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال علاقہ بہار از یکم ستمبر تا ۳۰ ستمبر ۱۹۵۶ء

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بہار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق یکم ستمبر تا ۳۰ ستمبر بغرض معائنہ حسابات اور وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا تعاون کر کے ممنون فرمائیں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی	کیفیت
۱	قادیان	۱-۹-۵۶	دہلی	۲-۹-۵۶	
۲	دہلی	۴-۹-۵۶	آرہ	۵-۹-۵۶	
۳	آرہ	۶-۹-۵۶	پٹنہ	۶-۹-۵۶	
۴	پٹنہ	۹-۹-۵۶	مظفرپور	۹-۹-۵۶	
۵	مظفرپور	۱۲-۹-۵۶	بیگوسرائے	۱۲-۹-۵۶	
۶	بیگوسرائے	۱۳-۹-۵۶	مونگھیر	۱۳-۹-۵۶	
۷	مونگھیر	۱۴-۹-۵۶	[illegible]	۱۴-۹-۵۶	
۸	[illegible]	۱۶-۹-۵۶	بھاگلپور مع برہ پورہ	۱۶-۹-۵۶	
۹	[illegible]	۱۹-۹-۵۶	رانچی	۲۰-۹-۵۶	
۱۰	رانچی	۲۲-۹-۵۶	جمشید پور	۲۲-۹-۵۶	
۱۱	جمشید پور	۲۴-۹-۵۶	موسیٰ بنی مائنز	۲۴-۹-۵۶	
۱۲	موسیٰ بنی مائنز	۲۸-۹-۵۶	مہو بھنڈار	۲۸-۹-۵۶	
۱۳	مہو بھنڈار	۲۹-۹-۵۶	کلکتہ	۳۰-۹-۵۶	

منافقوں کے حامی

صفحہ ۷ سے آگے

جس غور و فکر کی بات کا عبداللہ بن ابی ابن سلول نے مظاہرہ کیا وہ آپ کے نزدیک پسندیدہ تھا؟ خدا تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں اُس پاک جماعت پر جس نے بروقت اس عدو اللہ کے گند کو تاڑ لیا۔ اور اسے اپنے ہی بیٹے کے ذریعہ ذلیل و خوار ہونا پڑا۔

تعجب کا مقام ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اپنی جماعت میں سے ایک گندے اور متعفن عنصر کو اُس کی خلاف اسلام حرکات کی وجہ سے علیحدہ کر رہے ہیں اور اپنی جماعت کو اُن کی مکروہ حرکات سے برأت اور لاتعلقی کے اظہار کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ اور آپ کا یہ فعل سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عین اسوۂ حسنہ کے مطابق ہے۔ مگر صالح سیاست کے بھی کیا کہنے کہ انہیں گندے لوگوں کی بیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ اس قسم کا انداز فکر رکھنے والے کے متعلق کیوں نہ سمجھا جائے کہ وہ مسجد ضرار میں جمع ہونے والے ٹولے کے ہم خیال ہیں۔ جو اس زمانہ میں بھی "ارصاداً لمن حارب اللّٰہ" کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔

آگے چلئے ارشاد ہوتا ہے:۔

"خلیفہ بشیر الدین محمود صاحب نے ان کے جواب میں تقریباً وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو بعض انتخابی ایجنٹ اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً اعلان کرنے والا ایک سوال کرتا ہے کہ غلہ کس نے سستا کرایا۔ اور جواب دیا جاتا ہے فلاں شخص نے (جو ممبری کا امیدوار ہے) اسی طرح بشیر الدین صاحب نے کچھ سوالات اُٹھائے ہیں۔ احمدی احباب کا بجٹ ۱۸ سو سے اٹھارہ لاکھ روپے تک کس نے پہنچایا۔ جماعت کے بیت المال کو گیارہ روپے سے لاکھوں روپے تک کس نے بڑھایا۔ بیرونی ملکوں میں مشن کس نے بھجوائے۔ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۳ء کے فسادات سے کس نے بچایا وغیرہ وغیرہ پھر خود ہی جواب دیتے ہیں میں نے، محمود بشیر الدین نے! محمود خلیفہ موعود نے۔" (دعوت دہلی ۱۷ ۸/۵۶)

اس عبارت کو پڑھ کر ہمیں بار بار افسوس آتا ہے کہ کس سنجیدہ مزاج "صالح" کا نتیجۂ فکر ہے!! اس کے جواب میں ہم نہایت ادب سے اخبار دعوت کے اس کالم نویس کو قرآن کریم کے بیسیویں پارہ کے پہلے رکوع کی تلاوت اور اس کے طرز بیان پر غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں! ذرا غنیمتگی میں اس کلام پاک کو مطالعہ فرمائیں۔ اور سورت توبہ کی اس آیت وما نقموا الآ ان اغنٰھم اللّٰہ ورسولہ من فضلہ پر غور کریں جو مخصوص طور پر منافقوں کے بارہ میں نازل ہوئی۔ اور پھر بتائیں ایسے طرز خطاب فرمانے میں اس احکم الحاکمین نے (نعوذ باللہ من ذالک الخرافات) کس انتخابی ایجنٹ کا پارٹ ادا کیا!! افانلزمکموھا وانتم لھا کٰرھون۔

ہر کہ فکرِ بقدرِ ہمت اوست

حضرت! دعوت اسلامی کے زبانی دعوے کچھ قیمت نہیں رکھتے جبتک ان کے اعمال کی جزئیات میں تعلیم قرآنی کے آثار نظر نہ آئیں۔ پھر ذرا غور فرمائیے غزوہ حنین کے بعد ایک انصاری نوجوان کی غیر ذمہ دارانہ بات سنکر جو انصار کے مجمع میں حضور نے تقریر فرمائی وہ کسی تاریخ کی کتاب سے نکال کر پڑھیں اور پھر بتائیں کہ آپ کی پھبتی کی زد کہاں پڑتی ہے!!

آگے فرماتے ہیں:۔

"کچھ دوسرے نسبتاً زیادہ خوش عقیدہ لوگوں کے ساتھ خلیفہ صاحب نے وہ روش اختیار کی ہے جو اکثر دکاندار پیر کیا کرتے ہیں جس طرح وہ یہ کہتے ہیں کہ:۔ جلا کر بھسم کر دوں گا۔ خاندان کو مٹا دوں گا اسی طرح خلیفہ نے بھی فرمایا کہ:۔ دعاؤں میں یاد نہیں رکھوں گا ان کا معاملہ خدا کے سپرد کر دوں گا۔ اس انداز کے علاوہ رویا و پیشگوئیوں سے بعض قادیانیوں کے ایمان کو مضبوط کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے"

بیشک ایک خشک مولوی جس کو روحانیت سے کچھ حصہ نہیں ملا وہ دعاؤں کی حقیقت اور رویائے صالحہ کے بلند مقام پر تمسخر و استہزاء سے پیش آتا ہے۔ اور صادق کو کاذب کے ساتھ ملاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسکی اپنی حالت کیا ہے!!

افسوس جو چیز اسلام کی روح اور اُس کا مغز تھی جو اسلام کے لئے دیگر مذاہب پر وجہ امتیاز تھی آج کا مولوی اس کو قابل اعتراض سمجھتا ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ کالم نویس نے اپنے استہزاء میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر کے دو ہی فقرے نقل کئے ہیں اور اس قسم کے فقرے قرآن کریم میں منافقین کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کارروائی کرنے کیلئے نازل ہوئے ذرا اس آیت پر غور فرمایئے ولا تصل علی احد منھم مات ابداً (توبہ ع ۱۱) اب بتایئے جو لوگ اپنے اعمال اپنے کردار سے جو منافق ثابت ہوئے اُن کے حق میں اگر حضرت امام جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کے محاورہ اور طرز بیان کی طرح یہ کہہ دیا کہ میں دعاؤں میں یاد نہیں رکھونگا۔ اُنکا معاملہ خدا کے سپرد کر دوں گا" تو اس میں آپکے نزدیک قابل اعتراض بات کونسی رہی!! فبای حدیث بعد اللّٰہ وآیاتہ یؤمنون، ہمیں اخبار دعوت کا یہ لکھنا کہ "اصولوں کی بجائے شخصیتوں کی طرف دعوت دینے کا خطرہ جب ممکن کر سامنے آجائے اس وقت سمجھ لینا چاہیئے کہ اس گروہ کی [illegible]

پنجاب کی تعمیر و ترقی کا بدترین دشمن ـــ فرقہ پرستی

(از چودھری دیوی لال، چیف پارلیمنٹری سیکرٹری پنجاب)

آج سے کوئی پچاس برس بعد یعنی ۲۰۰۰ء میں پنجاب کا ایک باشعور شہری جب ان واقعات پر نظر ڈالے گا جو آج پانچ دریاؤں کی اس سرزمین میں برونما ہو رہے تو وہ موجودہ نسل کو حقارت کی نظر سے دیکھے گا۔ یا کم از کم اسے بری طرح کوسے گا اگر دنیا میں امن اور ہمارے ملک میں شانتی رہے تو یقیناً آئندہ ۵ سالوں میں ہندوستان سماج وادی نمونہ کی بنا پر فلاحی ریاست قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ پنجاب ہندوستان کا ایک حصہ ہے اور اسے بھی پانسالہ پلان سے فائدہ پہنچے گا بھاکڑا ننگل نیز پنجاب کے کئی ایک دیگر پراجیکٹوں کی بدولت ہماری ریاست اقتصادی۔ سماجی اور تمدنی طور پر اس سطح تک پہنچ جائے گی۔ جہاں پہنچ کر عوام کے ذہن پسماندہ خیالات کی آلائشوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اس وقت فرقہ پرستانہ تنگ نظری اپنی موت آپ مر چکی ہوگی۔ اور پنجاب اپنے پورے جوبن پر ہوگا۔

میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ نعروں کے شور و غل، غیر ذمہ دار سیاست دانوں کی طرف سے تمدن، زبان اور دھرم سے متعلقہ مطالبات کی کشمکش اور امن شکن واقعات کے باوجود پنجاب کا دل ٹھیک ٹھاک ہے اور وہ وقت آنے والا ہے۔ جب فرقہ پرستی کی شکست ہوگی اور عوام فتح مندی کے احساس کے ساتھ سماج وادی کے نصب العین کی طرف بڑھیں گے یہ کیوں اور کس طرح؟ میں مندرجہ ذیل سطور میں اس کا جواب دینے کی کوشش کرتا ہوں۔

پنجاب میں ایک طرف تو کمیونٹی پراجیکٹ اور ترقی پسندانہ نظریات نیز پانسالہ پلان، قومی تعمیر کی سکیمیں، پسماندہ طبقات کو سماجی اور اقتصادی لوٹ کھسوٹ سے بچا کر عوام کو بیدار کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کے سالہا سال کی تاریخ کو دوہرایا جا رہا ہے۔ اور قدیم سماجی ڈھانچہ آخری سانس لے رہا ہے۔ ہاں کبھی کبھی پنجاب فرقہ پرستانہ اشتعال اور سیاسی پاگل پن کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔ قدامت اور تعصب ترقی کی رفتار کو سست کرنے کی بے سود کوشش کر رہے ہیں

دیہاتی علاقوں میں تبدیلیاں

راقم ہریانہ کے اس علاقہ سے تعلق رکھتا ہے جو پنجاب کے دیگر حصوں سے منسلک ہے۔ اس لئے ہم اسے دیہاتی علاقوں میں تبدیلیوں کے اثر کا اندازہ کرنے کے لئے منتخب کر سکتے ہیں: پچھلے دنوں پنجاب میں عظیم اور اہم تبدیلیاں ہوئیں ہم ان کا اثر اس لئے قبول نہیں کرتے کیونکہ ہماری ریاست ہندوستان کی دوسری ریاستوں کے مقابلے میں پہلے ہی زیادہ ترقی پسند ہے۔ مثال کے طور پر ہمارے سامنے زمینداری کا مسئلہ نہ تھا۔ کیونکہ ہماری ریاست میں بیشتر مالک زمین کسان ہیں۔

سماجی تعلقات کے پہلو میں بھی ہم ذات پات کو اتنی اہمیت نہیں دیتے جتنی کہ ہندوستان کے دیگر حصوں میں اسے دی جاتی ہے۔ اور بٹوارے نے تو ذات پات کے توہمات کو اور بھی دور کر دیا ہے جس سے سماجی ڈھانچے میں یکسانیت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لحاظ سے بٹوارہ لوگوں کو راہ راست پر لانے میں معاون ثابت ہوا ہے۔

ہم نے ہریانہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ کس طرح نئی روشنی، خوابیدہ دیہاتیوں پر اثر انداز ہوئی ہے۔ وہاں عورتیں بھی پیرڑت بہنوں کے مل ورتن سے آہستہ آہستہ پردے سے آزاد ہو کر اپنے حقوق حاصل کر رہی ہیں۔

بہت سے اکھڑے ہوئے اشخاص کے ہریانہ کے قصبات میں آباد ہو جانے سے پرانے باشندوں میں سے اکثر ذات پات کی قید سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اور لوگوں نے رہنے سہنے اور کام کاج سے متعلق ترقی پسندانہ طرز زندگی کو اپنا لیا ہے۔ اس طرح پاکستان سے اکھڑے ہوئے اشخاص میں بھی ایک بیداری آئی ہے۔ اور اس کے رہنے سہنے کے روایتی طریقے بھی بدل گئے ہیں۔ لاہور۔ اور گوجرانوالہ کے چک داروں اور کسانوں نے نیز ملتان اور راولپنڈی کے دکانداروں اور ساہوکاروں نے محنت کشوں کی سی زندگی شروع کر دی ہے۔

یہ ترقی پسندانہ اخراجات، ریاست میں جاری کردہ ترقی سے متعلقہ کاموں کی تیز رفتاری سے اور بھی گہرے ہو گئے ہیں۔ اناج کی پیداوار جو کہ ۱۹۵۰-۵۱ء میں ۲۴ لاکھ ٹن تھی، بڑھ کر ۱۹۵۴-۵۵ء میں ریاست کے پہلے پانسالہ پلان کے ۳۳ لاکھ ٹن کے مقررہ نشانے سے بھی بڑھ کر ۷۶۔۲ لاکھ ٹن ہو گئی۔ کپاس، گڑ اور تیل کی پیداوار میں بھی مقررہ نشانوں کو عبور کیا جا چکا ہے۔

پہلے پانچسالہ پلان کو بھاری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور ریاست کے اقتصادی ترقی کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ عوام کو روٹی، کپڑا، اور رہائش سے متعلقہ بنیادی ضروریات مہیا کی جا چکی ہیں۔ اور پنجاب قلت اور قحط کی زد سے باہر ہو چکا ہے۔ دوسرے پانچسالہ پلان کے دوران میں از سر نو تعمیر کے کام کو جاری رکھا جائے گا۔ اگست ۱۹۶۰ء کے آخر تک قابل کاشت کل ۱۰۶ لاکھ ایکڑ رقبہ میں سے ۶۷ لاکھ ایکڑ رقبہ کو آب پاشی کی سہولیات مہیا ہو جائیں گی۔ اور اس سے زراعتی پیداوار میں بھاری اضافہ ہوگا۔ ریاست کی کل آبادی کے ۵۰ فیصدی حصہ کو بجلی کی سہولیات مل جائینگی چکبندی کے بھاری کام کو مکمل کر لیا جائیگا اور تقریباً ریاست کی نصف آبادی کو ایکسٹینشن تحریک سے مستفید ہونے لگے گی۔ دوسرے پلان کے دوران میں سارا پنجاب کمیونٹی پراجیکٹوں اور قومی توسیعی بلاکوں کے ماتحت آ جائے گا۔

جہاں دیگر امور سے لوکل راج اور مساوات کے اصولوں کی توسیع و ترقی میں مدد ملی ہے وہاں مزارعین کے حقوق سے متعلق ترقی پسندانہ قوانین کا نفاذ اور پنچایتوں کا قیام بھی کافی مددگار ثابت ہوا ہے۔ اس وقت تک تقریباً ۰۰۰... پنچایتیں پنجاب میں کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے عوام کو بھی ایک تعمیری کاموں کے لئے تیار کیا ہے۔

اِنّی مَعَکَ وَمَعَ اَھلِکَ

(بقیہ صفحہ ۶)

ایک ہی رائے پر قائم رہے اور وہ رائے یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کا خلافت کا قیام ضروری ہے۔ چنانچہ ان سب نے متفقہ طور پر حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم کیا۔ اور پھر ۱۹۱۴ء میں ان سب اہل بیت نے متفقہ طور پر خلافت ثانیہ کو تسلیم کیا اور اہل بیت کے اس عمل سے یہ ثابت ہوا کہ خدا کی مشیت اسی میں ہے کہ احمدیہ جماعت میں خلافت کا وجود قائم رہے۔ پس ہر وہ شخص جو کسی وقت بھی خلافت کے خلاف آواز بلند کرتا ہے تو وہ ناقابل قبول یا خذ ک اللہ کی وعید کے نیچے ہے اور جلد یا بدیر خدا تعالیٰ اس کا مواخذہ کرے گا۔ اس کی آواز خدا کی آواز نہیں بلکہ شیطان کی آواز ہے۔ کیونکہ اگر وہ خدا کی آواز ہوتی تو مسیح پاک کے اہل بیت اس کا ساتھ دیتے اور اس طرح اس آواز کے ساتھ خدا کی مشیت ثابت ہوتی۔